جلد ۵/۳۹ | ۳۰ ظہور ۱۳۳۰ ہش | ۳۰ اگست ۱۹۵۱ء | ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ | نمبر ۲۰۱

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام

تمام جماعتہائے احمدیہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ میرا یہ پیغام تحریک جدید کے جلسہ ۲ ستمبر کے موقعہ پر ہر جماعت میں پڑھ کر سنایا جائے:

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اے دوستو! احرار اور ان کے ہم نوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جھوٹا۔ کذاب۔ دجال اور دشمن اسلام کہتے ہیں۔ باقی سب دنیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی قسم کے ناموں سے یاد کرتی ہے۔ دنیا میں اس قدر گالیاں کسی سابق نبی کو نہیں دی گئیں بلکہ دسواں حصہ بھی نہیں دی گئیں جتنی کہ مسیحی اور آریہ لٹریچر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تھیں۔ صرف ایک احمدیہ جماعت ہے جو سب راستبازوں کو مانتی ہے۔ اور ان کی سچائی کو دنیا پر ظاہر کرنے کی مدعی ہے۔ جماعت احمدیہ کی تعداد اتنی کم ہے کہ اتنے بڑے حملہ کا جواب دینے کی اس میں طاقت نہیں سوائے اس کے کہ وہ انتہائی قربانی سے کام لے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرے۔

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس قسم کی قربانی کے قریب بھی ابھی جماعت نہیں آئی۔ اس لئے ایک دفعہ پھر میں آپ لوگوں سے خواہ مرد ہوں خواہ عورت خواہ بچے ہوں کہتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعودؑ کو مارنے کے لئے دشمن جمع ہیں اپنی غفلت چھوڑ دو۔ قربانی کو بڑھاؤ اور اس کی رفتار کو تیز تر کرو۔ تحریک جدید کے چندوں کو جلد سے جلد ادا کرو۔ سادہ زندگی اور پیسہ بچانے کی عادت ڈالو۔ اور تبلیغ کو وسیع کرو۔ دنیا پیاسی مر رہی ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ارواح مومنوں کو روحانی جہاد کے لئے آگے بلا رہی ہیں۔ تم کب تک خاموش رہوگے؟ کب تک بیٹھے رہوگے؟ قربانی کرو اور آگے بڑھو اور اسلام کے جھنڈے کو بلند کردو۔

خاکسار: مرزا محمود احمد

مطالبات تحریک جدید — حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے الفاظ میں

(مرتبہ خورشید احمد)

تحریک جدید کی تعریف

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے ہم دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالےٰ کے عرش کو ہلا دیں۔ اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے"۔

(الفضل جلد ۳ نمبر ۲۰)

تحریک جدید کے جاری کرنیکی غرض

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالےٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے۔ تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آ جائیں۔ جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں۔ اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے۔ تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے"۔

مطالبات تحریک جدید

"سادہ زندگی:- اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے۔ اسلئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں۔ اور اخراجات کم کر دیں تاکہ جس وقت قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے وہ تیار ہوں"۔

خوراک:- "کھانے میں سادگی پیدا کی جائے۔ ایک سے زیادہ سالن نہ استعمال کیا جائے"۔

لباس:- "لباس کی سادگی نہایت ضروری چیز ہے میں نے دیکھا ہے کہ لباس میں سادگی نہ ہونے کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ امیروں اور غریبوں میں ایک بین فرق ہے"۔

سنیما:- "میں ساری جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی کسی سنیما۔ سرکس۔ تھیئیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشہ میں بالکل نہ جائے۔ اور اس سے کلی پرہیز کرے۔ ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت کو سمجھتا ہے۔ اس کے لئے سنیما یا کوئی اور تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہے"

امانت فنڈ

"ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہو۔ اسے چاہیئے کہ یہاں امانت فنڈ میں جمع کرائے"

دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب

"جماعت سے قربانی کا تیسرا مطالبہ میں یہ کرتا ہوں کہ دشمن کے مقابلہ کے لئے اس وقت بڑی ضرورت ہے۔ کہ وہ جو گندا لٹریچر ہمارے خلاف شائع کر رہا ہے۔ اس کا جواب دیا جائے۔ یا اپنا نقطۂ نگاہ احسن طور پر لوگوں تک پہنچایا جائے۔ اور وہ روکیں جو ہماری ترقی کی راہ میں پیدا کی جا رہی ہیں۔ انہیں دور کیا جائے۔"

تبلیغ بیرون ہند

"ہمارا فرض ہے کہ ہم دنیا میں نئے نئے راستے تلاش کریں۔ اور نئے نئے ممالک میں جا کر تبلیغ کریں۔ ہمیں کیا معلوم ہے کہ کہاں لوگ جوق در جوق داخل ہوں گے۔

میں چاہتا ہوں کہ ہماری زندگیوں میں ہی احمدیت کی تعلیم کے مرکز قائم ہو جائیں۔ پس قریب سے قریب زمانہ میں دور سے دور علاقوں میں مراکز احمدیت قائم کرنا تحریک جدید کا ایک مقصد ہے"۔

وقف رخصت

"جو لوگ سال میں دو دو۔ تین تین ماہ کی لمبی چھٹیاں لے سکتے ہیں۔ وہ اپنی فرصت اور رخصت کے اوقات کو خدا تعالےٰ کے دین کے لئے وقف کر دیں"

وقف زندگی

"زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے اور کہے کہ اے امیر المومنین! یہ خدا اور اس کے رسول اور اسکے دین اور اس کے اسلام کے لئے حاضر ہے۔ جس دن سے تم سمجھ لوگے کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہیں۔ جس دن سے تم نے محض دل میں ہی نہ سمجھ لیا۔ بلکہ عملاً اسکے مطابق کام بھی شروع کر دیا۔ اسدن تم کہہ سکوگے کہ تم زندہ جماعت ہو۔ تم سے جس چیز کا مطالبہ کیا گیا اور جو اکیلا حقیقی مطالبہ ہے وہ تمہاری جان کا مطالبہ ہے۔ تمہیں نہ صرف اس مطالبہ کو پورا کرنا چاہیئے۔ بلکہ ہر وقت یہ مطالبہ تمہارے ذہن میں مستحضر رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اس وقت تک تم میں جرأت و دلیری پیدا نہیں ہو سکتی جب تک تم اپنی جان کو ایک بے حقیقت چیز سمجھکر دین کے لئے اسے قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار نہ رہو"۔

"ہر شخص جو اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ اس کے وقف کرنے کے یہ معنے نہیں کہ اس کا وقف ضرور قبول کر لیا جاوے۔ پیش کرنے والوں میں سے جو کام کے لئے موزوں سمجھے جاتے ہیں۔ ان کو لے لیا جاتا ہے۔ اور باقی کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ لیکن جو شخص ایکدفعہ اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے ہاں ہمیشہ ہی واقف سمجھا جاتا ہے۔ میرے اسے رد کرنے کے یہ معنے نہیں کہ وہ خدا تعالےٰ کے ہاں بھی رد ہو گیا۔ چاہے ہم اسے قبول نہ کریں۔ وہ خدا تعالےٰ کے ہاں واقف ہے چاہے وہ باہر جا کر کوئی اور نوکری ہی کر رہا ہو۔ جب کبھی وقف زندگی کے لئے جماعت سے مطالبہ کیا جائے۔ اس کا فرض ہے کہ پھر اپنے آپ کو پیش کرے۔ خواہ پھر رد کر دیا جائے"۔

وقف رخصت موسمی

"میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی چھٹیوں کو تبلیغ کے لئے وقف کریں۔ تاجر اصحاب اپنی تجارتوں سے وقت نکالیں۔ اور اسے احمدیت کی تبلیغ میں صرف کرنے کے لئے ہمارے سامنے پیش کریں۔ زمیندار اپنی زمینداری سے فارغ وقت نکال لیں اور اسے احمدیت کی تبلیغ میں لگائیں۔ ملازم اصحاب اپنی ملازمتوں سے چھٹی لے کر اسے تبلیغ کے لئے وقف کر دیں"۔

صاحب پوزیشن احباب لیکچر دیں

"جو دوست لیکچر دینے کی قابلیت رکھتے ہیں اور اپنے عہدہ یا کسی علم وغیرہ کے لحاظ سے لوگوں میں پوزیشن رکھتے ہوں۔ یعنی ڈاکٹر ہوں وکلاء ہوں یا اور ایسے ہی معزز کاموں پر یا ملازمتوں پر ہوں۔ جن کو لوگ عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہوں۔ ایسے لوگ اپنے آپ کو پیش کریں تا مختلف مقامات کے جلسوں میں مبلغوں کے سوا اُن کو بھیجا جائے۔ اور ان سے تقریریں کرائی جائیں"۔

چندہ تحریک جدید

"بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے حضور نے ایک خاص چندہ کی تحریک فرمائی ہوئی ہے جس میں ہر سال مخلصین جماعت بڑے ذوق و شوق سے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اس تحریک کے متعلق حضور فرماتے ہیں:۔

"ہم اس تحریک کے چندے سے تبلیغ اسلام کا ایک مرکزی فنڈ قائم کریں گے۔ جس کے نتیجہ میں ایک دن ہماری تبلیغ خدا تعالےٰ کے فضل سے ساری دنیا تک پہنچ جائے گی۔ اور احمدیت تمام عالم میں چھا جائے گی"۔ "یہ تحریک اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ انکا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور خدا تعالےٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائینگے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی"۔

پنشنر خدمت دین کے لئے اپنے آپکو پیش کریں

"میں تحریک کرتا ہوں کہ بیسیوں آدمی جو پنشن لیتے ہیں اور گھروں میں بیٹھے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے انکو موقعہ دیا ہے کہ چھوٹی سرکار سے پنشن لیں۔ اور بڑی سرکار کا کام کریں۔ یعنی دین کی خدمت کریں بیسیوں ایسے لوگ ہیں جو پنشن لیتے ہیں۔ اور جنہیں اپنے گھروں میں کوئی کام نہیں۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں تا ان سکیموں کے سلسلہ میں ان سے کام لیا جائے ان کاموں کے لئے ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جنہیں کچھ تجربہ بھی ہو۔ صحت بھی اچھی ہو اور جن میں ابھی طاقت ہو"۔

طلباء کو تعلیم کیلئے مرکز میں بھجوایا جائے

"میں عرصہ سے دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے مرکزی سکولوں میں باہر سے دوست کم بچے بھیج رہے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے بچوں کو پیش کریں جو اسبات کا اختیار دیں کہ ان کے بچوں کو ایک خاص رنگ اور خاص طرز میں رکھا جائے"۔

صاحب حیثیت احباب اپنے بچوں کو سلسلے کے لئے پیش کریں

"بعض صاحب حیثیت لوگ ہیں جو اپنے بچوں کو اعلےٰ تعلیم دلانا چاہتے ہیں۔ ان سے میں کہوں گا کہ بجائے اسکے کہ بچوں کی منشاء اور خواہش کے مطابق ان کے متعلق فیصلہ کریں یا خود اپنے دوستوں سے مشورہ کریں۔ وہ اپنے لڑکوں کے مستقبل کو سلسلہ کے لئے پیش کر دیں"۔

بیکار باہر نکل جائیں

"پندرھواں مطالبہ جماعت سے بلکہ نوجوانان جماعت سے یہ ہے کہ وہ نوجوان جو گھروں میں بیکار بیٹھے روٹیاں توڑتے ہیں اور ماں باپ کو مقروض بنا رہے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ اپنے وطن چھوڑ دیں۔ اور نکل جائیں"۔

ہاتھ سے کام کرنا

"احباب کو چاہیئے کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ سادہ کھائیں۔ سادہ کپڑا پہنیں۔ دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ کوئی احمدی بے کار نہ رہے۔ اگر کسی کو جھاڑو دینے کا کام ملے۔ تو وہ بھی کرے اس میں بھی فائدہ ہے۔ بہر حال کوئی نہ کوئی کام کرنا چاہیئے۔ ہر شخص کوشش کرے کہ وہ بیکار نہ رہے"۔

(باقی صفحہ ۸)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۸ اگست۔ (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

روزنامہ الفضل لاہور
۳۰ اگست ۱۹۵۱ء

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود

احباب کرام [illegible] نا حضرت امیر المومنین فضل عمر بشیر ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا تازہ پیغام آج آپ الفضل کے صفحہ اول پر پڑھیں گے۔ الفضل کے ذریعہ یہ پیغام پہلے بھی آپ تک پہنچایا جا چکا ہے۔ اور آپ یہ پیغام ۲ ستمبر کو "یوم تحریک جدید" کے جلسہ میں بھی سنیں گے اور انشاء اللہ یہ پیغام وسیع پیمانہ پر شائع کرکے ہر فرد جماعت تک بھی پہنچایا جائے گا۔

اس سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ پیغام ہمارے آقا کے نزدیک کتنا اہم ہے۔ بے شک یہ پیغام وحی نبوت نہیں ہے۔ لیکن آپ اس پیغام کے لفظ لفظ پر غور کریں۔ تو آپ کو محسوس ہوگا کہ اس کا ہر لفظ حقیقت کا ایک خاموش سمندر اپنی آغوش میں لئے ہوئے ہے۔ اور جیسا کہ مولانا جلال الدین رومی نے فرمایا ہے ع

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود

یعنی اس کی بات اللہ کی بات ہوتی ہے۔

ہمارا اور آپ کا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا رسول ہی نہیں بلکہ خاتم الانبیاء بنایا۔ ہمارا اور آپ کا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جس مسیح زمان الامام المھدی کو آخر زمانہ میں مبعوث کرنے کا وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ اور جس کے متعلق مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے زبردست پیشگوئیاں کی ہوئی ہیں۔ بلکہ تمام اقوام کے انبیاء علیہم السلام نے جس کی آمد کی خبر دی ہوئی ہے۔ اور جس کی آمد کی بشارت خود قرآن کریم میں موجود ہے۔ وہ مسیح زماں وہ الامام المھدی اپنے پورے نشانات کے ساتھ آ چکا ہے۔ اور آپ نے اس کو مان لیا ہے۔

آپ کا صرف یہی اعتقاد نہیں بلکہ آپ کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت اللہ تعالےٰ کی عین منشا اور رضا کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔ اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سیدنا حضرت عمر فاروق رضؓ سیدنا حضرت عثمان غنی رضؓ اور سیدنا حضرت علی اسد اللہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہی مقرر خلفاء تھے اور کوئی ان کو معزول نہیں کر سکتا تھا اسی لئے انہیں خلفائے راشدین المہدیین کہا جاتا ہے۔ یعنی وہ خلفائے راشدین جو اللہ تعالےٰ سے ہدایت یافتہ تھے۔ آپ ان خلفاء کے کارناموں سے معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ

واقعی اگر اللہ تعالےٰ براہ راست ان کی راہ نمائی نہ فرماتا اور خود ان کی نگرانی نہ کرتا۔ تو وہ اپنے اپنے مختصر دور خلافت میں اتنا عظیم الشان کام نہ کر سکتے۔ جتنا کہ دنیا کے بڑے بڑے باجبروت بادشاہ بھی اپنی طویل زندگیوں میں اس کا عشر عشیر بھی کر کے نہیں دکھا سکے۔

ان کا کام صرف یہی نہیں تھا کہ وہ اس وقت کی معلومہ دنیا پر مسلمانوں کا فوجی قبضہ کرا دیں بلکہ ان کا حقیقی کام یہ تھا کہ وہ اللہ تعالےٰ اور اللہ تعالےٰ کے اسلام کا پیغام دنیا کے بچے بچے تک پہنچا دیں۔ انہوں نے اپنے زمانے کے وسائل کے لحاظ سے اپنا فرض منصبی کما حقہ ادا کیا۔ اور یہ اتنا عظیم الشان کام ہے کہ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ کوئی بڑے سے بڑا بادشاہ بلکہ تمام بادشاہ بھی مل کر نہیں کر سکتے۔ یہ بادشاہ اگر کچھ کر سکتے۔ تو وہ یہی ہوتا کہ اپنے نام کا سکہ ساری معلومہ دنیا پر بٹھا دیتے۔ مگر خلفائے راشدین المہدیین رضؓ نے اپنے نام کا سکہ لوگوں کے جسموں پر نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ اور اللہ تعالےٰ کے رسول کے نام کا سکہ ہر بوڑھے جوان اور بچے ہر مرد اور عورت کے دل پر بٹھا دیا۔

یہ عظیم الشان کارنامے معمولی انسانوں سے نہیں ہو سکتے۔ یقیناً آپ کا یہی اعتقاد ہے کہ یہ کارنامے خلفائے راشدین المہدیین رضؓ سے اسی لئے ظہور پذیر ہوئے کہ اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ان کی پشت پر تھا۔ اللہ تعالےٰ خود براہ راست ان کی راہ نمائی کرتا تھا۔ رویائے صادقہ یعنی بشری نبوت کا چھیالیسواں حصہ بھی ان کو وافر حصہ ملا ہوا تھا۔ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عمر رضؓ فاروق دور دراز ملکوں میں اسلامی فوج کے سپہ سالار کو براہ راست پیغام ہدایت پہنچا سکتے تھے۔ چنانچہ

یا ساریۃ الجبل

اے ساریہ اے ساریہ پہاڑ کی طرف پہاڑ کی طرف آپ کا مشہور واقعہ ہے۔

براہ کرم بتائیے کیا حضرت عمر رضؓ کوئی جادوگر تھے۔ یا آپ کو ہپناٹزم میں مہارت تھی۔ یا کیا آپ کوئی کاہن تھے۔ نہیں آپ کو اس خطرہ کا علم اللہ تعالےٰ نے ہی دیا تھا۔ اور اللہ تعالےٰ ہی نے آپ کی آواز میں وہ طاقت دی تھی کہ سینکڑوں میلوں پہنچ گئی۔

کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ خلفائے راشدین المہدیین رضؓ کو خلافت کے امور میں اللہ تعالےٰ سے براہ راست ہدایت ملتی تھی۔

ذرا خیال تو کیجئے۔ سرور کائنات خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات پر کیا ہوا۔ بڑے بڑے صحابہ کرام رضؓ کے دل ڈول گئے۔ حضرت عمر رضؓ کو تو یقین ہی نہیں آ سکتا تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وفات پا گئے ہیں۔ پھر انصار نے سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو کر اور بھی خطرناک الجھن پیدا کر دی۔ اس وقت اگر حضرت صدیق اکبر رضؓ اور عمر فاروق رضؓ کی رہنمائی اللہ تعالےٰ نہ فرماتا۔ اور حضرت صدیق اکبر رضؓ حضرت فاروق اعظم رضؓ کی غلط فہمی کا ازالہ اللہ تعالےٰ کے کلام سے نہ کرتے۔ اور باوجود انتہائی خوف الٰہی کے خلافت کا بار اپنے کندھوں پر نہ رکھتے پھر حضرت علی رضؓ اس وقت فخر ولد آدم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کفن دفن کا انتظام نہ فرماتے۔ تو قوم کا شیرازہ اسی وقت بکھر جاتا۔ ہمارا اعتقاد ہے۔ کہ یہ تقسیم کار اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہوئی۔ پھر خلافت اول میں گھر میں اور باہر میں جو فتنے باغیوں اور دشمنوں نے برپا کئے۔ کیا وہ کسی انسانی طاقت کے سمیٹنے سے سمٹ سکتے تھے؟ پھر جو فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا۔ تو بڑھتا ہی چلا گیا۔ کیا اگر اللہ تعالےٰ کا ہاتھ خلفائے راشدین المہدیین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پشت پر نہ ہوتا۔ تو جو جو عظیم اندرونی اور بیرونی فتنے اس دور میں اٹھے ان کے باوجود اسلام کو وہ ترقی ہو سکتی تھی۔ جو اتنے قلیل عرصہ میں نہ کسی دنیاوی اور نہ کسی روحانی تحریک کو ابتدائے آفرینش سے نصیب ہوئی۔

احباب کرام! اس دور کی تاریخ پڑھیئے آپ کو معلوم ہوگا کہ دراصل یہ تمام مختصر دور ایک عظیم معجزہ تھا۔ جو زمینوں اور آسمانوں میں نقش کالحجر ہو چکا ہے۔ جس کو چشم مہر و ماہ و اختر نے اپنی زندگی میں پہلی بار دیکھا ہے۔ کیا یہ معجزہ نری انسانی طاقتوں سے ظہور پذیر ہو سکتا تھا؟

جھوٹے نبیوں کی بغاوتوں خود مسلمان کہلانے والوں کی شورشوں۔ دشمنان اسلام اور منافقین کی شرارتوں کے بے پناہ طوفان سے اسلام کی کشتیٔ نوح کا اس طرح پار اتر جانا کیا خود اس بات کا شاہد نہیں ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے بقول مسیح موعود علیہ السلام اپنی "قدرت ثانی" کا عظیم الشان معجزہ خلافت راشدہ کی صورت میں دکھایا تھا۔

آخر اس کے سوا آپ اور کیا نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ اور آخر اللہ تعالےٰ کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس دور کو خلافت علیٰ منہاج النبوت کا نام کیوں دیا ہے؟ کیا اس لئے نہیں کہ اسی مختصر دور میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت کا ظہور قدرت ثانی کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

اس دور میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت کا استحکام ہوگا۔ اسلام کا بیج تمام دنیا کی زرخیز زمینوں میں بو دیا جائیگا۔ اور آپ بتائیے کہ سوا معجزہ کے یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اور یہ معجزہ کس طرح ہو سکتا تھا۔ اگر خلفائے راشدین المہدیین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے براہ راست اللہ تعالیٰ کا ہاتھ کام نہ کرتا۔

یاد رکھیئے اسلام کا پیغام کوئی خالہ جی کا گھر نہیں تھا۔ یہ عیاشیوں کا پیغام نہیں تھا۔ یہ کوئی شیطانی رجحانات کے لئے ڈھیلائیں مہیا کرنے کا پیغام نہیں تھا۔ اسلام کا پیغام تھا۔ صدیوں کی عیاشانہ اور ابلیسانہ رجحانات کو یکدم ترک کر دینے کا پیغام۔ وہ لوگ جو دین کو صرف لہو و لعب سمجھتے تھے۔ وہ لوگ جو دینی رسومات کو محض دل لگی کے لئے ادا کرتے تھے۔ جو پھولوں کے سونگھنے اور راگ رنگ کو عبادت خیال کرتے تھے۔ اور رقص کو روحانیت کا معراج جانتے تھے۔ جو دغا فریب۔ لوٹ مار۔ قتل و غارت کو اپنا جائز آبائی پیشہ جانتے تھے۔ اور اس پر ناز کرتے تھے۔ جو پرلے درجہ کے سہل انگار تن آسان ہو چکے تھے۔ ان کو اس طرح نماز۔ روزہ اور زکوٰۃ کا پابند بنا دینا کہ گویا پشت ہا پشت سے وہ یہی کرتے چلے آئے ہیں۔ عظیم الشان معجزہ نہیں تو اور کیا ہے؟

وہ لوگ جو پشت ہا پشت سے افتخاری زانی چلے آتے تھے۔ ان کو ایسا بنا دینا کہ جب وہ ایک مفتوحہ شہر کے بازاروں سے گذرتے ہیں۔ تو مفتوحہ بے پردہ حسین عورتوں کے جمگھٹے اور ٹھٹھ کے ٹھٹھ۔ کوٹھوں پر اور چبوتروں پر فاتح فوج کو دیکھنے کے لئے لگ جاتے ہیں۔ مگر وہ عورتیں یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ جاتی ہیں۔ کہ گذرنے والے گوشت پوست کے انسان نہیں بلکہ فولاد کے بنے ہوئے ہیں۔ کیا مجال کہ اتنی بڑی فوج میں سے اوپر اٹھنا تو در کنار ایک پلک نے بھی جنبش کی ہو۔

بے شک یہ نبوت محمدیہ کا کرشمہ تھا مگر..... اسی نبوت کا ہی یہ بھی کرشمہ تھا۔ کہ خلفائے راشدین المہدیین رضؓ کو وہ ایسی طاقتیں عطا ہوئیں کہ وہ نبوت محمدیہ کے لئے "قدرت ثانی" کا مظہر بنے۔

آئیے اب آپ ایک حدیث کا خلاصہ ملاحظہ فرمائیے۔ مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ دور نبوت کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوت ہوگی۔ اس کے بعد بادشاہت اور پھر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ اس وقت زمین اپنے تمام خزانے کھول دے گی۔ اور آسمان اپنی برکات نازل کرے گا۔

(باقی دیکھو صفحہ ۱۰ پر)

بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام کی ضرورت و اہمیّت

جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد

از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ بلاد عربیہ و انگلستان

"خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے۔ جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔"

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ)

(۱)

تکمیل اشاعت اسلام

اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک کامل شریعت دے کر دنیا کی تمام قوموں اور تمام ملکوں کے باشندوں کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا اور یہ حکم دیا کہ

یا ایھا الرسل بلغ ما انزل الیک

یعنی اے رسول! جو تیری طرف نازل کیا گیا ہے۔ اسے تمام دنیا کے لوگوں کو پہنچا دے۔ آنحضور نے اس وقت کے وسائل و اسباب کے مطابق تمام دنیا تک پیغام الٰہی پہنچا دیا۔ آپؐ نے ایران کے بادشاہ کسریٰ کو بھی دعوتِ اسلام دی اور قیصر روم کو بھی۔ کیونکہ مذہبی لحاظ سے اس وقت دنیا دو حصوں میں منقسم تھی۔ مغربی دنیا پر عیسائیت کا اثر تھا۔ اور مشرق ایران کے زیر اثر تھا۔ مگر دین اسلام کی تمام دنیا میں اشاعت آخری زمانہ میں مقدر تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ تکمیل دین ہوئی۔ اور آپ کے خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ تکمیل اشاعت۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے اشاعت کے اسی قدر وسائل اور اسباب پیدا کر دیئے۔ جن کی نظیر پہلے کسی زمانہ میں نہیں پائی گئی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کی غرض یہ بیان فرمائی ہے:۔

"خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالےٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔" (الوصیت)

ان الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کا نصب العین اور وہ مقصد جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس جماعت کو قائم کیا ہے۔ یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی توحید کی تمام دنیا میں اشاعت کی جائے۔ اور دنیا کے تمام نیک فطرت بندوں کو اسلام پر جمع کیا جائے اور ظاہر ہے۔ کہ یہ مقصد اس وقت تک پورا نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ تمام بیرونی ممالک میں تبلیغی مرکز قائم نہ کئے جائیں۔

(۲)

دجالی فتنوں کا استیصال

اس آخری زمانہ کے متعلق احادیث نبویہ میں وضاحت سے بتایا گیا ہے۔ کہ اس وقت دجالی فتنہ جس سے ہر نبی نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔ زوروں پر ہوگا۔ اور الحاد اور دہریت اور لامذہبیت کی اشاعت کے لئے تمام شیطانی قوتیں پورے زور سے خروج کریں گی۔ اور اسلام کی تباہی کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گی۔ یہ شیطانی قوتیں اور طاغوتی طاقتیں سیاست کی صورت میں بھی ظاہر ہوں گی۔ مذہبی رنگ میں بھی۔ فلسفہ اور آرٹ اور سحرِ اخلاق ایجادات وغیرہ کی شکل میں بھی نمودار ہوں گی۔ اور ان انواع و اقسام کی سب شیطانی تحریکات کو احادیث میں مجموعی طور پر دجال کا نام دیا گیا ہے۔ اور قرآن مجید اور احادیث سے ظاہر ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت میں مسیح موعود اور آپ کی جماعت دجالی فتنہ کا قلع قمع کرے گی۔ اور دنیا کا کوئی اور مذہب اور دنیا کی کوئی اور قوم دجالی فتنوں کا مقابلہ نہ کر سکے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ امتِ محمدیہ کے متعلق فرماتا ہے:۔

"کنتم خیر امۃ اخرجت للناس"

کہ تم بہترین امت ہو۔ جو اس لئے نکالی گئی ہو۔ کہ تا تم تمام دجالوں اور دجال معہود کا فتنہ فرو کر کے اور ان کے شر کو دفع کر کے مخلوق خدا کو فائدہ پہنچاؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ کہ جیسے آیت لخلق السمٰوٰت والارض اکبر من خلق الناس میں بعض مفسرین جیسے صاحب معالم التنزیل وغیرہ نے الناس سے مراد دجال لیا ہے۔ اسی طرح "مقابل کے قرینہ سے اس آیت کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ کنتم خیر امۃ اخرجت لشر الناس۔ اور شر الناس سے بلاشبہ گروہ دجال مراد ہے۔ کیونکہ حدیث نبوی سے ثابت ہے۔ کہ آدم سے لے کر قیامت تک شر انگیزی میں دجال کی مانند نہ کوئی ہوا اور نہ ہوگا.......سو مقدر تھا۔ کہ اس امت کا دجال کے ساتھ مقابلہ پڑے گا جیسا کہ حدیث نافع بن عتبہ سے مسلم میں صاف لکھا ہے۔ کہ تم دجال کے ساتھ لڑو گے۔ اور فتح پاؤ گے۔ اگرچہ صحابہ دجال کے ساتھ نہیں لڑے۔ مگر حسب منطوق آیت وآخرین منھم مسیح موعود اور اس کے گروہ کو صحابہ قرار دیا۔" (تحفہ گولڑویہ)

اسی لئے اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بذریعہ وحی جماعت احمدیہ کے متعلق اطلاع دی:۔

"کنتم خیر امۃ اخرجت للناس وافتخارًا للمؤمنین" (تذکرہ ص۴۸)

یعنی تم بہترین امت ہو۔ جو لوگوں کے فائدہ کے لئے نکالے گئے ہو۔ تم مومنوں کا فخر ہو۔

اور قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں مندرجہ پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعودؑ کی جماعت کا یہ کام بتایا گیا ہے۔ کہ وہ دجالی فتنہ کو پاش پاش کرے گی۔ اور دلائل و براہین کی رو سے تمام دیگر ادیان پر اسلام کا غلبہ ثابت کرے گی۔ اور اس کام کی سرانجام دہی کے لئے یورپ و امریکہ اور دیگر بیرونی ممالک میں تبلیغی مراکز قائم کرنے کی اہمیت آفتاب نیم روز کی طرح ظاہر ہے۔

(۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

اللہ تعالےٰ کے بعض وعدے ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے پورا ہونے میں انسانی کوششوں اور مساعی کو بھی دخل ہوتا ہے۔ اور اگر جماعتیں وہ قربانیاں نہ کریں۔ جو ان وعدوں کے لئے بطور شرط ہوتی ہیں۔ تو ان کے ایفاء میں دیر ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کی قوم بنی اسرائیل کے ساتھ ہوا۔ جن سے اللہ تعالےٰ نے یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ انہیں ارض مقدسہ عطا کریگا۔ لیکن جب بنی اسرائیل نے کمزوری دکھائی اور دشمن سے ڈر کر لڑنے سے انکار کر دیا۔ تو چالیس سال تک وہ ارض مقدسہ میں داخل ہونے سے محروم کر دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی جماعت کے غلبہ اور اس کے تمام دنیا میں پھیل جانے کے متعلق وعدے کئے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ

"تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیگا۔"

(تذکرہ ص۱۴۳)

نیز حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے۔ کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کرینگے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا۔ اور پھولیگا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلاء آئیں گے۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دیگا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ

"میں تجھے برکت پر برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

عالم کشف میں مجھے وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے۔ اور کہا گیا کہ یہ ہیں جو اپنی گردنوں پر تیری اطاعت کا جؤا اٹھائیں گے۔ اور خدا انہیں برکت دیگا۔" (تذکرہ ص۵۲۶)

اس وعدہ الٰہی کے موافق جماعت احمدیہ میں بادشاہوں کا شامل ہونا اور سلسلہ کا تمام دنیا میں پھیل جانا اور اقوام عالم کا اسلام کے شیریں چشمہ سے پانی پینا اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ جماعت ہر ملک اور ہر قوم میں تبلیغی نظام قائم کرے۔ اور انہیں اسلام کے حسین اور دلکش چہرہ سے آگاہ کرے۔ اور اسکی تعلیم کی خوبیوں سے انہیں مطلع کرے۔ اللہ تعالیٰ کے یہ وعدے جلد یا بدیر ضرور پورے ہوں گے۔ مگر مبارک ہیں وہ جو ان قربانیوں کو بخوشی برداشت کرنے کے لئے تیار رہیں۔ جو ان وعدوں کے پورا ہونے کے لئے ضروری ہیں۔

(۴)

ہر ملک اور ہر قوم میں تبلیغ کی ضرورت

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ ولو شئنا لبعثنا فی کل قریۃ نذیرا فلا تطع الکافرین وجاھدھم بہ جھادا کبیرا۔ یعنی اگر ہم چاہتے تو ہر قریہ میں اپنا نذیر بھیج دیتے۔ پس کافروں کی

اطاعت نہ کرو۔ اور ان سے قرآن مجید کے ساتھ خوب اچھی طرح جہاد کرو۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ ہم نے اپنا ایک نذیر بھیج دیا ہے۔ اب اس کا اور اس کی جماعت کا یہ کام ہے۔ کہ ہر بستی اور ہر شہر اور ہر قریہ میں پہنچیں اور کافروں کا مقابلہ کریں۔ اور قرآن مجید کی عظمت اور اس کا تفوق سب لوگوں پر ظاہر کریں۔ اس آیت میں ہر قریہ میں نذیر بھیجنے کی مشیت کا جو ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ قرآن مجید کے ماننے والے ہر قریہ اور ہر شہر میں جائیں گے۔ اور قرآن مجید کے ذریعہ دنیا کے تمام لوگوں کو چوکس اور ہوشیار کریں گے۔ اور صراط مستقیم کی طرف دعوت دیں گے۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور ان کے اسوہ پر چلنے والے بعد کے لوگوں نے کیا۔ وہ مختلف ممالک میں نکل گئے۔ اور اسلام کی تبلیغ کی۔ ہمارے اس زمانہ میں بھی انذار کی ضرورت تھی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اپنا ایک نذیر بھیجا۔ جس کی بعثت حسب منطوق آیت وآخرین منھم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بعثت ہے۔ اور اس کے زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے مواصلات کے تیز رفتار اسباب و وسائل کے ذریعہ ساری دنیا کو ایک ملک کی شکل میں بدل دیا۔ اس لئے جماعت احمدیہ اس وقت تک فریضہ تبلیغ سے سبکدوش نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ وہ دنیا کے ممالک کے ہر بڑے شہر اور قریہ میں اپنا مبلغ نہیں بھیج لیتی جیسا کہ مذکورہ بالا آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔

(۵)
عالمگیر تحریک

احمدیت ایک عالمگیر تحریک ہے۔ کسی خاص ملک یا خاص قوم کے لئے نہیں ہے۔ اور ایک عالمگیر تحریک اسی وقت عالمگیر کہلانے کی مستحق ہو سکتی ہے۔ جبکہ اس میں داخل ہونے والے اشخاص اس تحریک کو جلد از جلد تمام عالم میں پہنچانے کی کوشش کریں اور ان کے لئے ایسا کرنا کئی جہت سے مفید بھی ہو سکتا ہے۔

اول۔ اگر عالمگیر تحریک کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے میں دیر کی جائے اور صرف ایک ملک میں ہی اس کی اشاعت محدود رکھی جائے۔ جہاں سے کہ وہ ظاہر ہوئی۔ تو غیر ممالک کے رہنے والے یہ اعتراض کرنے میں حق بجانب ہوں گے۔ کہ کیوں انہیں اس سے پہلے اس تحریک کا علم نہ دیا گیا۔ جبکہ انہیں اس تحریک کے پہنچانے کے وسائل اور ذرائع موجود تھے اور اس تاخیر پر وہ جماعت ہی قابل مواخذہ ہوگی۔ جس کے ذمہ خدا تعالےٰ نے یہ کام لگایا تھا۔

دوم:۔ ہر ملک میں بعض ایسی سعید طبائع ہوتی ہیں۔ جو جلدی حق کو قبول کر لیتی ہیں۔ اور بعض دیر سے قبول کرتی ہیں۔ اس لئے ایک ملک میں تبلیغ کو محدود رکھنے سے یہ بھی نقصان ہوتا ہے۔ کہ دوسرے ممالک کے وہ سلیم اور نیک فطرت انسان جو فوراً حق کو مان لینے والے ہیں۔ وہ ایمان لانے سے محروم رہیں گے۔ اور ان کے ایمان نہ لانے سے جو جماعت کی ترقی ہونی تھی۔ جماعت اس سے محروم رہے گی۔ اس لئے تمام ممالک میں حتی الامکان تبلیغ کا فوری انتظام کرنا نہایت ضروری اور اہم چیز ہے۔

سوم:۔ ایک عالمگیر تحریک اسی وقت تباہی سے محفوظ ہو سکتی ہے۔ جبکہ اس کی شاخیں مختلف ممالک میں پھیل جائیں۔ اور مختلف ملکوں اور شہروں میں مضبوط جماعتیں پیدا ہو جائیں۔ کیونکہ اس صورت میں اگر کسی ایک ملک کی حکومت یا اس کے باشندے لوکل جماعت پر ظلم کریں۔ اور انہیں نہ تیغ کر کے مٹا دینا چاہیں۔ تو وہ چند آدمیوں کو تو قتل کر سکیں گے۔ لیکن وہ اس تحریک کو فنا نہیں کر سکیں گے کیونکہ دوسرے ملکوں کی جماعتیں اپنا کام جاری رکھیں گی۔ جب سپین کی عیسائی حکومت نے مسلمانوں پر ظلم شروع کیا۔ اور اس قدر ظلم کیا۔ کہ مسلمانوں کا سپین سے نام مٹا دیا۔ تو سپین میں مسلمانوں کی تباہی سے اسلام نہ مٹ سکا۔ کیونکہ دوسرے ملکوں میں اسلام پھیل گیا۔ اور آج دنیا میں کروڑوں کی تعداد میں مسلمان پائے جاتے ہیں۔

نیز دوسرے ممالک میں جماعتوں کے پائے جانے سے ایک فائدہ یہ بھی ہوگا۔ کہ اگر کسی ایک ملک کی حکومت لوکل جماعت پر ظلم کرنا چاہے گی۔ تو دوسرے ملکوں کی جماعتیں اس حکومت کے خلاف آواز اٹھائیں گی۔ اور اس ملک کی حکومت کو ظلم سے باز رکھنے کی کوشش کریں گی۔

الغرض بیرونی ممالک میں تبلیغی مراکز قائم کرنا جماعت احمدیہ کا ایک ایسا کارنامہ ہے جس سے دشمن بھی حیرت سے انگشت بدنداں ہے۔ اور کہتا ہے۔ وہ کام جسے مسلمانوں کی حکومتیں اور بادشاہ سرانجام نہ دے سکے۔ وہ ایک چھوٹی سی جماعت نے کر دکھایا ہے۔ آج ان کی آنکھیں جماعت کے اس عظیم الشان کارنامے کو حیرانی اور تعجب سے دیکھتی ہیں۔ مولوی ظفر علی خان صاحب جیسے شدید مخالف کو بھی جماعت احمدیہ کے متعلق یہ اعتراف کرنا پڑا۔

"یہ تناور درخت ہو چلا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں"۔

(زمیندار ۹ر اکتوبر ۱۹۳۲ء)

اور یہ بھی لکھوا کہ آج میری حیرت زدہ نگاہیں بہ حسرت دیکھ رہی ہیں۔ کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر جو کونٹ ڈیکارک اور ہیگل تک کے فلسفہ کو خاطر میں نہیں لاتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتوں پر ایمان لے آئے ہیں۔

پس اے مقدس گروہ کے جانباز مجاہدو! آج اللہ تعالےٰ نے تمہیں دنیا کی تمام قوموں میں سے چن لیا ہے۔ اور تمہیں خیر امت کا خطاب دیا ہے۔ اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں اسلام کی اشاعت کا کام تمہارے ذمہ لگایا ہے۔ اس لئے اس کام کی اہمیت کو سمجھو۔ اور اس کے سرانجام دینے کے لئے جن مالی اور جانی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ وہ بخوشی خاطر کرو۔

آج بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا کام تحریک جدید کے ماتحت نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام پا رہا ہے۔ اور دن بدن دائرہ تبلیغ کو وسیع کیا جا رہا ہے۔ اس لئے تمام دوستوں کا فرض ہے۔ کہ وہ تحریک جدید کو مضبوط کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اور بیرونی ممالک میں تبلیغی مراکز قائم کرنے کے سلسلہ میں جن مالی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ ان کے پیش کرنے میں پس و پیش نہ کریں۔

بقیہ صفحہ ۲
مطالبات تحریک جدید

مرکز میں مکان بنانا

"ہر مکان جو مرکز میں بنتا ہے۔ وہ احمدیت کو زیادہ مضبوط کر دیتا ہے"

تمدن اسلام کا قیام

"ہر جگہ تمام دوستوں کو اکٹھا کر کے ان سے یہ عہد لیا جائے کہ وہ اسلامی تمدن اور اس کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں گے۔ اور احیاء دین اور قیام شریعت کی بنیادوں کو مضبوط کریں گے تا قلیل سے قلیل عرصہ میں وہ تمدن قائم ہو جائے۔ جس کو اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور جس کو قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے"

قومی دیانت

"اخلاقی لحاظ سے اصولی صداقتیں چار ہیں۔ دیانت صداقت محنت اور قربانی اور اگر یہ چار تم اپنے اندر پیدا کر لو۔ تو یقیناً تم کامیاب ہو سکتے ہو"

دعا

"وہ لوگ جو ان مطالبات میں شریک نہ ہو سکیں اور ان کے مطابق کام نہ کر سکیں۔ وہ خاص طور پر دعا کریں کہ جو لوگ کام کر سکتے ہیں۔ خدا تعالےٰ انہیں کام کرنے کی توفیق دے۔ اور ان کے کاموں میں برکت دے۔ ہماری فتح ظاہری سامانوں سے نہیں۔ بلکہ باطنی سامانوں سے ہوگی۔

اگر ہمارے دلوں میں حقیقی ایمان پیدا ہو جائے اور ہم صرف خدا کے ہو جائیں۔ تو ساری دنیا کو فتح کر لینا کچھ بھی مشکل نہیں"

مطالبات کی اہمیت

(۱) "ہر مطالبہ انہیں سے ہر ایک لمبے غور اور فکر کے بعد تجویز کیا گیا ہے

(۲) ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں۔ جو سلسلہ کی ترقی میں ممد نہ ہو

(۳) ان میں سے ہر ایک بیج ہے۔ ایسا بیج جو بڑا ترقی کرنے والا اور بہت بڑا درخت بننے والا اور دشمن کو زیر و زبر کرنے والا ہے

(۴) ان میں سے کوئی ایک چیز بھی ایسی نہیں کہ اسکے بغیر ہماری ترقی کی عمارت مکمل ہو سکے"

عہدیداران تحریک جدید سے خطاب

"خدا تعالےٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے۔ اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالےٰ کسی جماعت سے یہ پوچھیگا۔ کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کیسا تھا۔ بلکہ وہ افراد سے پوچھے گا کہ تم کیسے تھے۔ اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سکرٹری سست ہوگا۔ اور ان کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے۔ تو اللہ تعالےٰ انہیں معاف نہیں کرے گا"

۲ر ستمبر ——— یوم تحریک جدید
ہر جماعت میں اہتمام سے منایا جائے

(۱) ۲ر ستمبر یوم تحریک جدید مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے لئے پرچہ ہذا کی مدد سے تیاری فرما دیں

(۲) جلسہ میں مطالبات تحریک جدید احباب جماعت کو اچھی طرح ذہن نشین کرانے کے بعد اسبات کا جائزہ لیں کہ آپ کی جماعت میں کون کون تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل نہیں انہیں شامل فرمائیں۔ جو شامل ہیں ان کو اپنے وعدے جلد ادا کرنے کی تحریک فرمائیں۔

(۳) تحریک جدید کے مطالبات میں سے ایک اہم مطالبہ امانت فنڈ ہے۔ اس کیلئے تحریک فرمائیں کہ زیادہ سے زیادہ دوست تحریک جدید کے امانت فنڈ میں رقوم جمع کرائیں

بیرونی ممالک میں تبلیغی مراکز قائم کرنا جماعت احمدیہ کا ایک ایسا کارنامہ ہے۔ جس سے دشمن بھی حیرت سے انگشت بدنداں ہے۔ اور کہتا ہے وہ کام جسے مسلمانوں کی حکومتیں اور بادشاہ سرانجام نہ دے سکے وہ ایک چھوٹی سی جماعت نے کر دکھایا ہے۔ آج ان کی آنکھیں جماعت کے اس عظیم الشان کارنامے کو حیرت اور تعجب سے دیکھتی ہیں۔ مولوی ظفر علی خان صاحب جیسے شدید مخالف کو بھی جماعت احمدیہ کے متعلق یہ اعتراف کرنا پڑا۔ "یہ تناور درخت ہو چلا ہے اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں"۔ (زمیندار ۹ اکتوبر ۱۹۴۲ء)

دنیا بھر کو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل کرنے کی مقدس مہم

جماعت احمدیہ کے ذریعہ غلبۂ اسلام کا عظیم الشان کام

دنیا کے کونے کونے میں تبلیغ اسلام کے کامیاب مراکز

تحریک جدید کا عدیم النظیر کارنامہ

از مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل التبشیر تحریک جدید صدر انجمن احمدیہ

آیئے ہم یوم تحریک جدید کی تقریب پر دنیا کے نقشہ پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالیں۔ اور اس عظیم الشان انقلاب کا ایک خاکہ اپنے ذہن میں لائیں۔ جو اللہ تعالےٰ اسلام کو دنیا میں دوبارہ غالب کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے ذریعے برپا کر رہا ہے۔ اور جس کی داغ بیل آج تحریک جدید کے ذریعہ رکھی جا رہی ہے۔

چین

چین ایک زبردست اور ان تھک قوم کا ملک ہے۔ یہاں پر تحریک جدید کے آغاز سے ایک سال کے اندر ہی یعنی ۲۷ مئی ۱۹۳۵ء میں مشن قائم کر دیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآرا تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا چینی ترجمہ شائع کیا گیا۔ جنگ سے ہمارے کام میں روک پیدا ہو گئی۔ اور پھر اشتراکی دور شروع ہونے کے باعث وہاں تبلیغ کی سابقہ آسانیاں نہ رہیں۔ لیکن خدا نے ہمارے لئے کچھ اور سامان بنا دیا۔ تین مخلص چینی نوجوان مرکز میں دینی تعلیم کے حصول میں مصروف ہیں۔ اور جونہی حالات استوار ہوں گے۔ وہ انشاء اللہ اپنے ملک کے لئے بہترین مبلغ ثابت ہوں گے۔ قبل ازیں ایک چینی نوجوان جو تبت کے راستہ پاکستان پہونچے۔ ربوہ میں احمدیت سے مشرف ہو کر اور اس کی اشاعت کا بے پناہ جذبہ لئے ہوئے فارموسا کو روانہ ہو گئے ہیں۔ چینی بھائیوں نے سکیم بنائی ہے کہ وہ یہاں سے احمدیہ لٹریچر کا چینی ترجمہ فارموسا بھجوائیں گے۔ جو ان کے چینی بھائی شائع کریں گے

چینی ترکستان

سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک سے متاثر ہو کر دو نوجوان اپنے گھروں سے چینی ترکستان میں دعوت احمدیت کے پہونچانے کے عزم سے روانہ ہوئے۔ ایک مجاہد عدالت خان مرحوم نے شدید سردی کی تاب نہ لاتے ہوئے راستہ میں ہی جام شہادت پیا۔ لیکن دوسرے رفیق منزل مقصود پر جا پہنچے۔ خدا نے ان کی زبان میں تاثیر پیدا کی۔ اور ایک جماعت بخشدی۔ احباب کو معلوم ہے کہ ایک احمدی خاندان وہاں سے ہجرت کر کے یہاں آ گیا ہوا ہے۔ اور خدا ارضی کے ساتھ ہمارے مواصلات قائم نہ ہونے کے باعث ہم ان کے حالات سے باخبر نہیں ہیں۔ لیکن ہماری آخری اطلاع یہی ہے کہ وہ وہاں مصروف جہاد ہیں۔

جاپان

یہ مشرق کی ایک محنتی اور باہمت قوم کا مسکن ہے۔ تحریک جدید کے دور اول کے پہلے سال میں ہی یعنی جون ۱۹۳۵ء میں جاپان میں مشن قائم کر دیا گیا۔ مبلغین نے اس اجنبی زبان کو سیکھا۔ اور پیغام احمدیت پہونچانے کی سعی کی۔ سیرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کا جاپانی زبان میں ترجمہ ہو رہا تھا کہ ہمارے مبلغ کو حکومتی دباؤ کے ماتحت ملک چھوڑنا پڑا

ملایا

ملایا میں بھی تحریک جدید کے آغاز کے جلد بعد ہی مئی ۱۹۳۵ء میں مشن قائم کر دیا گیا۔ جنگ عظیم کے ہولناک حالات میں بھی ملائی مشن مصروف عمل رہا خدا نے ان کی مساعی کو نوازا اور ایک مخلصین کی جماعت عطا کر دی۔ امسال اس مشن نے ملائی زبان میں ایک کتاب شائع کی ہے۔ مشن کو وسعت دینے کے لئے انتظام کیا جا رہا ہے۔ اور مزید ایک مبلغ وہاں بھجوائے جا رہے ہیں۔

ملایا کے ایک نوجوان جو ایک مخلص اور صاحب ثروت احمدی تاجر کے مخلص بیٹے ہیں حال ہی میں تعلیم کے لئے ربوہ تشریف لائے ہیں۔ ان کے والد محترم کا انڈونیشیا اور ملایا دونوں جگہ کاروبار ہے۔ انڈونیشیا میں انہوں نے تقریباً ۲۵ ہزار روپے کی جائداد سلسلہ کے لئے وقف کی ہے۔

برما

اس ملک میں جنگ سے قبل تحریک جدید سے بیشتر احمدیہ مشن موجود تھا۔ اور خدا کے فضل سے پرانی جماعت قائم ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت اب تحریک کے زیر اہتمام مشن قائم ہوا ہے۔ ایک مبلغ وہاں جانے کے لئے تیار بیٹھے ہیں حکومت برما کی طرف سے اجازت کا انتظار ہے۔

انڈونیشیا

یہ ساڑھے سات کروڑ آبادی کا ایک وسیع ملک ہے۔ جو سماٹرا جاوا اور دیگر متعدد جزائر پر مشتمل ہے۔ احمدیہ مشن وہاں ۱۹۲۵ء سے تحریک جدید سے قبل ہی قائم رہا ہے۔ لیکن تحریک جدید کے ماتحت اس کے کام کو بہت زیادہ وسعت حاصل ہوئی ہے۔ اس میں احمدیوں کی تعداد دس ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔ درجنوں کتب سلسلہ انڈونیشین زبان میں شائع ہو کر ملک کے کونہ کونہ میں پہنچ چکی ہیں۔ ملک کے اندر ۲۲ تبلیغی مراکز ہیں۔ جماعت خدا کے فضل سے تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ چندوں کی بھی ماشاء اللہ خاطر خواہ تنظیم ہو رہی ہے۔ مخلصین وصیت کرتے اور جائیدادیں خدمت سلسلہ کے لئے وقف کر رہے ہیں۔ دو انڈونیشین واقفین زندگی مرکز میں تعلیم حاصل کرنے میں مصروف ہیں۔

بورنیو

جزائر شرق الہند میں بورنیو سب سے بڑا جزیرہ ہے۔ ۱۹۳۱ء میں مالابار کے ایک تاجر عبد القادر صاحب کے ذریعہ وہاں احمدیت پہنچی۔ ۱۹۴۸ء میں تحریک جدید کے ماتحت باقاعدہ طور پر شمالی بورنیو میں مشن قائم کر دیا گیا۔ اس وقت وہاں جماعت کی اپنی دو مساجد ہیں۔ اور ایک مشن ہاؤس۔ جماعت خدا کے کرم سے بڑی تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ اس جماعت کے ایک نوجوان ربوہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ تا واپس جا کر اپنے ہم وطنوں کو بھی اس نور سے روشناس کرائیں۔ جس کی شناخت کی خدائے کریم نے انہیں توفیق بخشی۔

سیلون

اس جزیرہ میں خدا کے فضل سے پرانی جماعت قائم ہے۔ لیکن باقاعدہ مشن امسال ماہ جولائی میں قائم کیا گیا ہے۔ اپنے مبلغ کی ابتدائی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا کے کرم سے حالات امید افزا ہیں۔ جماعت سیلون کا یہ کارنامہ قابل ذکر ہے۔ کہ وہ ایک رسالہ اسلامیہ سورین باقاعدگی سے شائع کرتی ہے۔ سیلون کے ایک واقف زندگی بھی مرکز میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

ماریشس

اس جزیرہ میں بفضلہ تعالےٰ ۱۹۱۲ء میں احمدیت کی بنیاد رکھی گئی۔ ۱۹۱۵ء میں مشن قائم ہوا۔ خاک ماریشس کو یہ عظمت حاصل ہے۔ کہ اس میں دو مجاہدین مدفون ہیں۔ خدا تعالیٰ ان سے راضی ہو اور وہ اس سے راضی۔ تحریک جدید کے ایک مجاہد ماہ جولائی ۱۹۵۱ء میں اپنے والد شہید کے مقدس کام کی تکمیل کے لئے ماریشس پہنچ گئے ہیں ان کی ۱۵ اگست کی رپورٹ مظہر ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے انہوں نے جماعتوں اور چندہ کی از سرِ نو تنظیم کر لی ہے۔ ماریشس کی ایک احمدی بہن مسز عائشہ نادیہ سوقیا خواتین جماعت کے لئے قابل رشک ہیں۔ وہ باقاعدگی سے فرانسیسی اور انگریزی زبان کا مشترک اخبار شائع فرماتی ہیں۔ اس کے ذریعہ سے احمدیت کے پراپیگنڈا کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔

تبلیغ

"ہمارا فرض ہے کہ ہم دنیا میں نئے نئے راستے تلاش کریں۔ اور نئے نئے ممالک میں جا کر تبلیغ کریں۔ ہمیں کیا معلوم ہے کہ کہاں لوگ جوق در جوق داخل ہونگے — میں چاہتا ہوں کہ ہماری زندگیوں میں ہی احمدیت کی تعلیم کے مرکز قائم ہو جائیں۔ پس قریب سے قریب زمانہ میں دور سے دور علاقوں میں مراکز احمدیت قائم کرنا تحریک جدید کا ایک مقصد ہے۔" (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

تحریک جدید الٰہی تحریک ہے

"میں اللہ تعالےٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں۔ کہ یہ کام اسی کا ہے۔ اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں لفظ میرے ہیں لیکن حکم اسی کا ہے۔"

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

افغانستان

اس خطہ ارض میں بدطینت ملاؤں کے اکسانے پر ظالم فرمانرواؤں نے ہمارے شہیدوں کے خون سے ہاتھ رنگے ہیں۔ ایسے ملک سے احمدیت کا پودا خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کبھی خشک نہیں ہو سکتا۔ گو ملک جہالت کا شکار ہے۔ اور آزادی تبلیغ کا فقدان ہے۔ تاہم تحریک جدید کے مجاہدین اس ملک کے بارہ میں بھی اپنے فرض سے غافل نہیں ہوئے۔ ایک مخلص افغان ولی داد خان اپنے بھائی بندوں کو تبلیغ کیلئے وہاں جا ڈیرا لگایا اور دشمنوں کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرمایا۔ خدا تعالیٰ ان سے راضی ہو۔

ایک دوسرے مجاہد عدالت خان بھی وہاں پہنچے قید کر دیئے گئے۔ لیکن انہوں نے جیل میں ہی اپنے کام کو جاری رکھا۔ حکومت نے پریشان ہوکر انہیں سرحد پر لا کر چھوڑ دیا۔ یہی نوجوان تھے جنہوں نے بعد میں چینی ترکستان جانیکا عزم کیا۔ رستہ میں جان بحق ہوئے۔ خدا تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں ان شہداء پہ ہوں۔

ایران

ایران میں احمدیہ مشن ۱۹۲۴ء میں قائم ہوا۔ پہلے مجاہد شاہزادہ عبدالمجید رضی اللہ عنہ وہیں سعدی و حافظ کی سرزمین میں سوتے ہیں۔ تحریک جدید کے ماتحت ۱۶ اگست ۱۹۴۵ء کو مشن قائم ہوا۔ تبلیغ کی آزادی برائے نام ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے مبلغین نے لٹریچر اور ذاتی میل ملاپ سے گرانقدر کام کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشہور کتب "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور "براہین احمدیہ حصہ اول" اور "حقیقت اسلام" کے فارسی تراجم شائع کئے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ بعض اور کتب مثلاً شمشیر براں در رد بہائیت اور افضل الانبیاء برائے وضاحت مقام ارفع محمد صلے اللہ علیہ وسلم شائع کی گئی ہیں۔ احمدیہ موومنٹ پیغام احمدیت اور پیغام صلح کے تراجم فارسی میں ہو چکے ہیں۔ "دعوۃ الامیر" مصنفہ حضرت امیر المومنین "درثمین فارسی" اور عربی کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سینکڑوں کی تعداد میں لوگوں میں تقسیم ہو چکی ہیں۔ ایک ایرانی احمدی نوجوان عنقریب اعلیٰ دینی تعلیم کیلئے مرکز میں تشریف لانے والے ہیں۔ تا فارسی الاصل امام وقت کے لائے ہوئے نور سے فیض حاصل کر کے اپنے وطن کی تاریکی کو دور کریں۔

ممالک عربیہ

ان ممالک میں سے کئی ایک میں احمدیت خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جا پہنچی۔ احمدی مکہ مکرمہ۔ یمن۔ اردن۔ عراق۔ شام۔ لبنان۔ فلسطین۔ سرزمین مصر۔ سوڈان تمام ملکوں میں پائے جاتے ہیں گو تھوڑی تعداد میں ہیں۔

مصر و عراق

ایک آنریری مبلغ شیخ محمود احمد عرفانی مرحوم کے ذریعہ ۱۹۲۳ء میں مصر میں جماعت قائم ہو گئی۔ ۱۹۲۶ء میں مشن نے باقاعدہ صورت اختیار کر لی۔ ۱۹۳۱ء میں اپنا دار التبلیغ قائم کر دیا۔ لیکن بعض نامساعد حالات کے باعث تبلیغی بار مقامی جماعت پر ہی ڈالنا پڑا۔ مصری نوجوان گاہے بگاہے مرکز آتے اور خود اس چشمہ حیات سے فیض حاصل کر کے جاتے ہیں۔ پیوستہ قبل کی اطلاع ہے کہ ایسے ہی نوجوانوں کی تبلیغ سے خدا تعالیٰ نے ایک مصری خاندان کو جو آٹھ افراد پر مشتمل ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہدایت بخشی۔ الحمد للہ!

عراق میں بھی اسی طرح ایک مخلصین کی جماعت موجود ہے۔ لیکن وہاں کے حالات مصر کے مشابہ ہونے کے باعث کوئی پاکستانی مبلغ وہاں نہیں رہ سکتے۔

فلسطین

فلسطین میں ۱۹۲۸ء حیفا میں مشن قائم کیا گیا۔ ۱۹۳۱ء میں جبل الکرمل پر کبابیر میں جامع سیدنا محمود تعمیر کی گئی۔ ۱۹۳۲ء میں ایک سہ ماہی رسالہ "البشریٰ" جاری کیا گیا۔ فلسطین کا ایک حصہ بشمول حیفہ یہودیوں کے تصرف میں آ گیا۔ مسلمانوں کی متعدد مساجد ویران ہو گئیں۔ لیکن احمدیہ جماعت حیفہ اور اس کے جری قائد نے گوارا نہ کیا کہ جامع سیدنا محمود سے بھی پنجوقتہ اذان بلند ہونی بند ہو جائے۔ اور تمام خطرات کا مقابلہ کرتے ہوئے وہیں رہنے کا فیصلہ کیا۔ خدا کے کرم سے وہاں ہمارا پریس جاری ہے البشریٰ چھپتا ہے۔ حال ہی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف حمامۃ البشریٰ اور سیدنا حضرت امیر المومنین کی تقریر ۔ ۔ ۔ ۔ نظام نو شائع کی گئی ہیں۔ موخر الذکر کا ترجمہ عربی کے ایک احمدی مصری عالم جناب محمد سعید ۔ ۔ ۔ نے کیا ہے۔

شام دمشق

دمشق کا مشن ۱۹۲۵ء میں باقاعدہ طور پر قائم ہوا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدوں کے مطابق ابدال کی ایک جماعت بخشی۔ انہیں مخلصین میں سے ایک امسال دمشق کے مشن کے انچارج مقرر کئے گئے ہیں۔

حلب

سرزمین شام خدا کے فضل سے زرخیز معلوم ہوتی ہے اور اسی کے ایک اور حصہ حلب میں نئے مشن کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ مجاہد احمدیت ۶ اگست کو ربوہ سے روانہ ہوئے اور اب وہ شام میں پہنچنے والے ہوں گے۔

لبنان

یہ ملک شام کے قریب ہے اور اسی طرح یہ ہمارے مجاہدین کی زد میں ہی رہا ہے۔ لیکن گذشتہ سال سے اس کے دار الخلافہ بیروت میں باقاعدہ طور پر مشن قائم کر دیا گیا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی سے کام کر رہا ہے۔ ایک نوجوان نے درخواست کی ہے کہ انہیں اعلیٰ دینی تعلیم کیلئے ربوہ آنے کی اجازت دی جائے۔

اردن

۱۹۴۷ء میں مشن قائم کیا گیا۔ اس چھوٹے سے ملک میں بہت جلد احمدیت کو شہرت حاصل ہو گئی۔ اخبارات میں مضامین چھپنے شروع ہو گئے اور جماعت بڑھنے لگی۔ بعض حاسد ملاؤں نے ہمارے مبلغ کے خلاف حکومت کو انگیخت کی اور اس طرح دباؤ ڈالا کہ حکومت نے اچانک ہمارے مبلغ کو ملک سے اخراج کا حکم دیدیا۔ ہم کسی کا برا نہیں چاہتے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اردن کو تلافی مافات کی توفیق بخشے۔

عدن

تحریک جدید کے ماتحت اگست ۱۹۴۸ء میں باقاعدہ مشن قائم کیا گیا۔ علیسائیوں اور متعصب شیوخ دونوں کا مقابلہ کرتے ہوئے خدا کے فضل سے مخلص عربوں کی جماعت قائم ہو گئی۔ ہمارے مبلغ کو علالت کے باعث وطن آنا پڑا اور اب حکومت بعض مقامی لوگوں کے فتنہ کے خوف سے ہمارے مبلغ کو وہاں جانے نہیں دیتی کوشش جاری ہے جونہی اجازت مل گئی۔ مبلغ جو مرکز میں بیٹھے ہیں روانہ ہو جائیں گے۔

حبشہ

تحریک جدید کے ماتحت ایک آنریری مبلغ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب اپنی طبی مصروفیات کے علاوہ فریضہ تبلیغ کی ادائیگی میں کوشاں ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے حبشیوں اور عربوں پر مشتمل مخلصین کی جماعت قائم ہو چکی ہے۔ اسی ملک کے ایک نوجوان گذشتہ سال سے مرکز میں حصول تعلیم میں مصروف ہیں۔

سوڈان

ابھی تک سوڈان میں باقاعدہ مشن کھولنے کی اجازت نہیں ہو سکی۔ لیکن مختلف ذرائع سے وہاں تبلیغ پہنچتی رہتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس مشکل کو ہمارے لئے اس طرح حل کر دیا ہے کہ ایک سوڈانی نوجوان زندگی وقف کر کے مرکز میں اعلیٰ دینی تعلیم کیلئے تشریف لائے ہیں تا وہ کام جسے ان کی حکومتی پابندیوں کے باعث صرف سوڈانی ہی کر سکتے ہیں سرانجام دیں۔

مشرق وسطےٰ کے مختصر تذکرہ کے بعد ہم یورپ پہنچتے ہیں۔ اور انگلستان سے کو لنڈن سے شروع کرتے ہیں

لنڈن کی جماعت کے چیف مشنری ۲۵ جولائی ۱۹۱۳ء کو پہنچے۔ لیکن مشن کی باقاعدہ بنیاد مئی ۱۹۱۴ء کو رکھی گئی۔ ۱۹۲۴ء میں خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انگلستان تشریف لے گئے اور لنڈن کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ یہ نہ صرف لنڈن میں بلکہ انگلستان میں بھی پہلی مسجد تھی جسے کسی اسلامی جماعت نے تعمیر کیا۔ ایک خوبصورت باغیچہ میں شاندار مسجد کے علاوہ مشن کے پاس دو چار منزلہ مکانات ہیں۔ مسجد کو نہ صرف یورپ بلکہ دنیا میں غیر معمولی شہرت حاصل ہے۔ یہ مشن انگلستان کی جماعت کی تعلیم و تربیت اور احمدیت کی تبلیغ کے علاوہ ایک احمدی سفارت کا کام بھی دیتا ہے کا من ویلتھ کا مرکز ہونے اور ایک بڑی قوم کا دار الحکومت ہونے اور وہاں دنیا کے تمام ممالک کے نمائندوں کی موجودگی کے باعث دنیا کے جس حصہ میں بھی حکومت یا عوام کے ظلم سے مبلغین کو مشکل کا سامنا ہوتا ہے یہاں سے ازالہ کی کوشش کی جاتی ہے۔ تحریک جدید کے دور ثانی میں جو ۱۹۴۵ء سے شروع ہوا مبلغین کی بڑی تعداد لنڈن رہتی رہی ہے۔ کیونکہ یورپ کے مبلغین بھی یہیں کچھ دیر قیام فرما کر اپنے ملک کی زبان سیکھ کر آگے جاتے رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس مشن کے اثر کو قائم رکھے اور اس کو ہر لحاظ سے ترقی بخشے

سکاٹ لینڈ

فروری ۱۹۴۹ء سے گلاسکو سکاٹ لینڈ میں مشن قائم ہے۔ جس کے بانی انچارج ایک مخلص انگریز نو مسلم ہیں۔ جن کے اخلاص و عمل تمام احمدی نوجوانوں کیلئے قابل رشک ہیں۔ آپ دیوانگی کے ساتھ تبلیغ میں مصروف ہیں۔ خدا تعالیٰ کے کرم سے ایک مختصر سی جماعت قائم ہو گئی ہے۔

فرانس

۱۷ مئی ۱۹۴۶ء کو دو مجاہدین تحریک مبلغین و احباب جماعت لنڈن کی دعاؤں کے ساتھ لنڈن سے پیرس کیلئے روانہ ہوئے۔ اس مختصر عرصہ قیام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو اخباری اور علمی حلقہ میں ایک شہرت حاصل ہو چکی ہے۔ ایک فلاسفیکل سوسائٹی نے اپنے زیر اہتمام اسلامی تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر متعدد تقاریر کروائیں۔ ایک فرانسیسی خاتون حلقہ بگوش احمدیت ہونے کے بعد مشن کیلئے بڑی مددگار ثابت ہوئی ہیں۔ کئی ایک کتب کا فرانسیسی ترجمہ کیا جا چکا ہے۔ بعض غیر پبلیشر بے پایہ کے مستشرقین خواہش کر رہے ہیں کہ جلد احمدیہ کا لٹریچر شائع ہو۔ احباب کو یاد ہو گا کہ قرآن کریم کا فرانسیسی ترجمہ تو لنڈن میں ہو چکا تھا۔ ایسے ہی اسلامی اصول کی فلاسفی کا ترجمہ لنڈن مسجد کی طرف سے شائع کیا جا چکا ہے۔ خدا تعالیٰ جلد لٹریچر کی وسیع اشاعت کے سامان پیدا کرے۔ آمین

اندلس (سپین)

یہ ملک قریباً سات صدیوں تک اسلامی تہذیب کا گہوارہ رہنے کے بعد آج تعصب مسیحیت کی مٹھی میں ہے اور وہاں ویک مبلغ اسلام کا آزادی سے خدا کا نام بلند کرنا بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا تحریک جدید کے ماتحت ۱۹۳۵ء میں پہلے مبلغ بھجوائے گئے۔ لیکن ملکی خانہ جنگی کے باعث ٹھہر نہ سکے۔ جون ۱۹۴۶ء میں دوبارہ مشن قائم کیا گیا۔ باوجود تبلیغ پر پابندیوں اور اسلام کے خلاف تعصب کے خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے ایک جماعت بخش دی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر "اسلام کا اقتصادی نظام" کا سپینش ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ جس سے خدا کے فضل سے احمدیت کی شہرت میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ ملک کے اہم اخبارات نے حضرت مصنف کی علمیت اور اسلامی نظام کی خصوصیات سے متاثر ہوتے ہوئے کتاب پر تعریفی تنقیدیں شائع کی ہیں۔ "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا سپینش ترجمہ تقریباً چھپ چکا تھا کہ حکومت نے اشاعت پر پابندی لگا دی۔ جسے دور کرنے کی چھ سات ماہ سے کوشش جاری ہے۔ حال ہی میں میڈرڈ کی یونیورسٹی کے ڈگری یافتہ ایک احمدی ڈاکٹر نے اپنی زندگی وقف کی۔ درخواست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کی ہے۔

ہالینڈ

۲ جولائی ۱۹۴۷ء کو ہالینڈ کے شہر دی ہیگ میں احمدیہ مشن کی بنیاد رکھی گئی۔ ملک نے اسلام میں غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کیا۔ یورپ کا رویہ سوائے شاذ کے ہمدردانہ رہا ہے۔ گذشتہ چار سال کی احمدیت کی ترقی سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے فضل سے یہ زمین زرخیز ہے۔ ایک مسجد اور مشن ہاؤس کیلئے زمین خرید لی گئی ہے عمارت کا نقشہ زیر غور ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس مسجد کی تعمیر کی ذمہ داری خواتین پر ڈالی ہے اور وہ اس سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کر رہی ہیں۔ قرآن کریم کے ڈچ ترجمہ کی نظر ثانی ہو رہی ہے ایک ماہوار ڈچ رسالہ شائع کیا جاتا ہے۔ ٹریکٹوں کے علاوہ ڈچ مشن تین کتابیں بھی شائع کر چکا ہے جن کے اسماء یہ ہیں۔ اسلام۔ اسلامی عقائد اور فرائض سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔

سوئٹزرلینڈ

یہ یورپ کا حسین ترین ملک تین قوموں جرمنوں۔ اطالویوں اور فرانسیسیوں سے آباد ہے۔ ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو زیورچ جو جرمن سوئٹزرلینڈ کا اہم ترین مقام ہے مشن قائم کیا گیا ہے اخبارات نے اپنے ملک میں اس اجلی تحریک کی آمد کو محسوس کیا مضامین اور خبروں سے اس تعصب کی جھلک ہویدا تھی۔ جو عموماً یورپ کی عیسائی اقوام کو اسلام سے ہے۔ تحریک جدید کے علمبرداروں کو زیادہ دیر انتظار نہ کرنا پڑا اور خدا کے فضل سے یکے بعد دیگرے کچھ سعید روحیں احمدیت کی آغوش میں آگئیں۔ سوئٹزرلینڈ اور جرمنی دونوں مل کر ایک جرمن رسالہ "اسلام" شائع کر رہے ہیں۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی انگریزی کتاب کا جرمنی ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کے جرمنی ترجمہ کی نظر ثانی ہو چکی ہے حضور کا تحریر فرمودہ دیباچہ القرآن انگریزی بھی تقریباً سارے کا سارا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اسلامی اصول کی فلاسفی کا ترجمہ کیا جا رہا ہے۔

احباب کو یاد ہوگا۔ کہ امسال زیورچ میں ہی یورپین مشنوں کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی مختصر روئداد اخبار میں شائع ہو چکی ہے۔

جرمنی

برلن دارالحکومت جرمنی میں ۱۹۲۳ء میں مشن قائم کیا گیا۔ لیکن نازی حکام کی مخالفت کے باعث بند کرنا پڑا۔ تحریک جدید کے ماتحت ... یہاں ہمبرگ میں جو برطانوی جرمنی مرکز ہے مشن قائم کیا گیا۔ جرمنوں نے اپنے درمیان ایک نئے اسلامی ملک سے آمدہ نوجوانوں کو تعجب کی نگاہ سے دیکھا۔ ریڈیو پر تقریر کرنے اور اذان دینے کی دعوت دی۔ اخبارات میں تصاویر کے ساتھ مضامین شائع کئے اور اس بھیڑ میں چند سعید طبع نوجوانوں کا ایک گروہ ہمارے مبلغ انچارج کے گرد جمع ہوا۔ مختلف اشتہارات اور پمفلٹ کے علاوہ اسلام کا اقتصادی نظام کا جرمنی ترجمہ شائع کیا گیا۔ جرمنوں نے اس عظیم الشان تقریر کا مناسب احترام کیا اور انہیں معلوم ہوا کہ اشتراکیت اور مغربی سرمایہ داری کے نظام کے علاوہ جو ان کے ملک کو ٹکڑے کر رہے ہیں ایک اور نظام بھی ہے جو ان دونوں نظاموں کی برائیوں سے پاک ہے اور ان خوبیوں کے علاوہ بہت سی خوبیوں کا حامل ہے۔

مشرقی یورپ

جنگ سے قبل تحریک جدید کے مجاہدین کو اس کے مختلف حصوں میں متعین کیا گیا۔ جنگ کے بعد جیسا کہ احباب کو علم ہے یہ ملک آہنی پردہ کے پیچھے چلے گئے اور مبلغ بھیجنے کی کوئی صورت نہ رہی۔ ان میں تبلیغ کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ بوڈاپسٹ ہنگری میں فروری ۱۹۳۶ء میں مشن قائم ہوا۔ پولینڈ میں اپریل ۱۹۳۷ء میں چیکوسلواکیا میں جنوری ۱۹۳۷ء میں اور البانیہ میں ... ۱۹۳۶ء میں حسب ارشاد ...

ملانوں نے مخالفت کی تو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مبلغ کو یوگوسلاویہ کی سرحد پر رہ کر تبلیغ کا حکم دیا۔ خدا تعالےٰ نے کامیابی بخشی اور ایک جماعت قائم ہو گئی۔ چنانچہ خبر آئی تھی کہ البانیہ میں اشتراکی حکومت کو تسلیم نہ کرنے والوں اور اس کے خلاف جنگ جاری رکھنے والوں میں سے ایک دستہ کا سردار احمدی نوجوان شریف نامی تھا۔ جس نے اسی جدوجہد میں جام شہادت پیا۔ خدا اس سے راضی ہو اور وہ خدا سے راضی۔

اس کے ساتھ ہی روس کا ذکر بھی مناسب ہے مسجد لنڈن کے زیر اہتمام قرآن کریم کا روسی زبان میں ترجمہ کروا دیا گیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر ایمان رکھتے ہوئے اس وقت کے منتظر ہیں۔ جب ہمارے مجاہدین وہاں پہنچ سکیں گے۔ احباب کو یاد ہوگا کہ آج سے تقریباً ۲۰ سال قبل ہمارے مبلغ روس میں پہنچے جنہیں قید کر دیا گیا اور سخت اذیتیں دی گئیں۔

مشرقی افریقہ

مشرقی افریقہ میں مشن کا قیام دسمبر ۱۹۳۵ء میں عمل میں لایا گیا۔ اس وقت خدا تعالےٰ کے فضل سے وہاں نو پاکستانی مبلغین اور دس افریقن مبلغین تنخواہ دار و آنریری کام کر رہے ہیں۔ بارہ احمدیہ مساجد ہیں۔ تین مشن ہاؤس ہیں۔ تین پرائمری سکول ہیں۔ ٹبورا میں اپنا پریس ہے وہیں سے سواحلی زبان میں اپنا ماہوار رسالہ شائع ہوتا ہے جو اس زبان میں واحد اسلامی رسالہ ہے کشتی نوح۔ اسلام اور غلامی کے تراجم ہو چکے ہیں قرآن کریم کا سواحلی ترجمہ دیدہ زیب متن کے ساتھ طبع ہو رہا ہے۔ جس کے قریب دیگر کتب سواحلی میں تیار ہیں۔ مسیحی احمدیت کے مقابلہ میں پیچھے ہٹ رہے ہیں اور کئی دفعہ دبے الفاظ میں اپنی شکست کا اعتراف کر چکے ہیں

مغربی افریقہ

مغربی افریقہ کے تین حصوں سیرالیون۔ گولڈ کوسٹ اور نائیجیریا میں ہمارے تبلیغی مرکز ہیں۔ ایک اور حصہ میں حال ہی میں سٹریچر بھجوانا شروع کیا ہے۔ اور اس طرح مبلغ کی پیشوائی کیلئے خدا کے فضل سے زمین تیار ہو رہی ہے۔

سیرالیون

مغربی افریقہ کے اس علاقہ کو سب سے پہلے مبلغ احمدیت کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا۔ ۹ فروری ۱۹۲۱ء کو حضرت مولینا عبدالرحیم صاحب نیر فری ٹاؤن وارد ہوئے اور لوگوں کو دعوت احمدیت پہنچاتے ہوئے تیزی سے گولڈ کوسٹ سے ہوتے ہوئے نائیجیریا تشریف لے گئے۔ لیکن مستقل مشن کا قیام اکتوبر ۱۹۳۷ء میں عمل میں لایا گیا

اس وقت خدا کے فضل سے سیرالیون میں جماعت کے ان تبلیغی اور تنظیمی مرکزوں ... کی تعداد ۳۲ کے قریب ہے ... تین سکول ہیں۔ احمدیت عوام اور ... دونوں کو کھینچ کر رہی ہے۔ تین پیراماؤنٹ چیفس خدا کے کرم سے جماعت میں داخل ہیں۔ ... ہو رہی ہے۔ احمدیت کے دلائل کا لوگوں کے قلوب پر رعب ہے

گولڈ کوسٹ

یہ مشن باقاعدہ طور پر ۱۹۲۱ء میں قائم ہوا۔ اور خدا کے فضل سے بڑی سرعت سے ترقی کی۔ اس وقت اس مشن میں پاکستانی مبلغین کے علاوہ چالیس افریقن مبلغین یا اساتذہ کام کر رہے ہیں ۱۳۰ احمدیہ مساجد ہیں۔ ۲۰ سکول اور ایک کالج ہے تین مرکزی دار التبلیغ ہیں۔ امسال گولڈ کوسٹ کی کونسل کا انتخاب ہوا تو ساٹھ ممبروں میں سے چار احمدی خدا کے فضل سے منتخب ہوئے۔ گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک مخلص احمدی حاجی الحسن عطا ہزاروں میل کا سفر کرتے ہوئے اور اتنا خرچ کرتے ہوئے تشریف لائے۔ احباب جماعت میں تبلیغ کا بے پناہ جوش ہے اور مالی قربانی میں بھی پاکستانی احمدیوں سے پیچھے نہیں ہیں۔

نائیجیریا

حضرت مولانا نیر صاحب ۱۹۲۱ء میں نائیجیریا آکر مقیم ہو گئے۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو کامیابی بخشی لیکن ۱۹۲۲ء میں کمزوری صحت کی بنا پر واپس آنا پڑا۔ ۱۹۳۴ء تک مشن خالی رہا۔

اس مبلغ کی غیر حاضری میں ایک شہرت پسند گروہ کی کارروائیوں سے جماعت کو دھکا لگا۔ لیکن مبلغ کے پہنچنے پر مخلصین کی کافی تعداد پھر ان کے گرد جمع ہوئی۔ لیگوس جماعت کا مرکز ہے دار التبلیغ کی شاندار عمارت ہے۔ تین پاکستانی مبلغین کے علاوہ تین افریقن مبلغین بھی کام کر رہے ہیں۔ جماعت کی ۱۲ اپنی مساجد ہیں۔ ایک اپنا سکول ہے جو نائیجیریا میں خاص شہرت رکھتا ہے

شمالی امریکہ

ہم اپنے سروے کے آخر پر شمالی امریکہ پہنچتے ہیں۔ ۱۹۲۱ء میں شکاگو ریاست ہائے متحدہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے ایک جلیل القدر صحابی کے ہاتھوں اس مشن کی بنیاد رکھی گئی۔ آپ نے ایک رسالہ مسلم سن رائز جاری کیا جو خدا کے فضل سے اب تک جاری ہے یہ رسالہ ریاستہائے متحدہ کے علاوہ ۳۲ دیگر ممالک میں بھی پہنچتا ہے۔ اس مرزبان کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہاں احمدیت کے ایک جوان سال مجاہد نے عہد وفا نبھاتے ہوئے اپنی جان تک کو قربان کر دیا اور اسی مٹی میں ان کی آخری آرامگاہ ہے

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

تحریک جدید کا ایک اہم مطالبہ ——— امانت فنڈ تحریک جدید

(از مکرم وکیل المال صاحب تحریک جدید)

★ "میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں۔ ان سب میں سے امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں۔ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈال دینے والے ہیں" ★

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) ★

تحریک جدید کے مطالبات میں سے ایک نہایت اہم مطالبہ جو سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت سے فرمایا یہ ہے کہ احباب اپنی رقوم تحریک جدید کے امانت فنڈ میں بطور امانت جمع کرائیں۔ امانت فنڈ میں رقم جمع کرانا انفرادی اور اجتماعی دونوں لحاظ سے فائدہ مند ہے۔ اس فنڈ کا حساب اب بالکل بنک کی مانند ہے اور دوست جس وقت چاہیں۔ رقم واپس لے سکتے ہیں۔ دوستوں کا روپیہ ہر طرح سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔ قادیان میں جن دوستوں نے اپنے حساب امانت فنڈ تحریک جدید میں کھلوائے اور رقوم جمع کرائیں ان سب کو باوجود گذشتہ فسادات اور حالات کے تحریک جدید نے رقوم واپس کر دی ہیں۔ حال ہی میں تحریک جدید نے ایک کثیر رقم خرچ کر کے پاس بک اور چیک بک سسٹم کا اجرا کیا ہے۔ اور یہ روپیہ کی حفاظت کا ایک مزید ذریعہ ہے۔ رقم فوری طور پر بلا نوٹس واپس لی جا سکتی ہے۔ اور رقم واپس بھجوانے کا خرچ تحریک جدید خود اپنے پاس سے ادا کر سکتی ہے پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ حضور کے اس مطالبہ پر جس کو وہ بغیر کوئی رقم خرچ کئے پورا کر سکتے ہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں لبیک کہیں۔ عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ۲۰ ستمبر کے جلسوں میں احباب جماعت میں خود سے تحریک فرمائیں کہ سب دوست تحریک جدید کے امانت فنڈ کو مضبوط بنائیں کھاتہ کھلوانے کے لئے صرف ایک خط افسر امانت تحریک جدید کے نام بھیجنا کافی ہے جس میں۔ اپنے دستخطوں کے دو نمونے درج کر دیئے جائیں۔ کم از کم پانچ روپے سے کھاتہ کھلوایا جا سکتا ہے۔

دوستوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے۔ کہ تحریک جدید کا امانت فنڈ بالکل الگ صیغہ ہے اور اس بارے میں ہر قسم کی خط و کتابت افسر صاحب امانت تحریک جدید کے نام ہونی چاہیئے۔ اور رقوم بھجواتے وقت بالوضاحت تحریر کرنا چاہیئے کہ یہ رقوم تحریک جدید کی امانت میں جمع کی جائیں۔ صرف امانت یا امانت ذاتی لکھنے سے بعض اوقات رقوم دوسری امانتوں میں جمع ہو جاتی ہیں اور بعد میں دوستوں کو لمبی خط و کتابت سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

امانت فنڈ کے متعلق سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میری تجویز یہ ہے کہ آدمی روٹی گھر میں رکھو۔ تا جب نہ ملے تو اسے کھا سکو۔ اور اس غرض سے میں نے تحریک جدید کا امانت فنڈ قائم کیا تھا۔ جو شخص اس تجویز پر عمل کرتا ہے۔ وہ فائدہ میں رہتا ہے ۔۔۔۔ کوئی شخص خواہ کتنا غریب ہو اسے چاہیئے۔ کہ کچھ نہ کچھ ضرور جمع کرتا رہے خواہ روپیہ یا دو روپیہ ہی کیوں نہ ہوں"

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ بھی ارشاد ہے کہ جو دوست رقم جمع کرواتے وقت یہ معین کریں گے کہ وہ رقم اتنے عرصہ کے لئے جمع کر رہے ہیں اور اتنے عرصہ کے نوٹس سے قبل وصول نہ کریں گے ایسے دوستوں پر اس جمع شدہ رقم پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ ایسے دوست جو اس طرح Fixed deposit کے طور پر یعنی معین عرصہ کے لئے رقم جمع کرائیں گے۔ ان کو اگر درمیانی عرصہ میں رقم کی واپسی کی ضرورت پیش آ جائے۔ تو ان سے بھی انشاء اللہ تحریک جدید تعاون کرے گی اور مناسب سہولت دے گی

پس مطالبہ کے پورا کرنے میں آپ ہی کا فائدہ ہے آج ہی تحریک جدید میں اپنا حساب کھلوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

★ "تحریک جدید کے چندوں کو جلد سے جلد ادا کرو۔ سادہ زندگی اور پیسہ بچانے کی عادت ڈالو اور تبلیغ کو وسیع کر دو" ★

(سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) ★

تحریک جدید کے مالی مطالبات

از مکرم وکیل المال صاحب تحریک جدید

دنیا میں ہر کام کی تکمیل کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اسی طرح تحریک جدید کو بھی اپنے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔

تحریک جدید کا دائرہ عمل بجز پاکستان اور ہندوستان کرۂ ارض کے تمام ممالک پر مشتمل ہے۔ تحریک جدید نے اپنے اس فرض کو بفضلہ تعالیٰ اس وقت تک خوب نبھایا ہے۔ اکثر ممالک کے اہم ترین مقامات پر تحریک جدید کے مشن قائم ہو چکے ہیں۔ ۷۶ پاکستانی مبلغین اس وقت بیرونی ممالک میں کام کر رہے ہیں لوکل مبلغین اسکے علاوہ ہیں۔ مزید مبلغین ربوہ میں تیار کئے جا رہے ہیں۔ جن کو عنقریب باہر بھجوا دیا جائے گا۔ ان کوششوں کے نتائج خدا تعالیٰ کے فضل کے ماتحت ظاہر ہو رہے ہیں۔ . . . . چنانچہ ان لوگوں میں سے جو دن اور رات ہمارے پیارے آقا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دیتے نہیں تھکتے تھے ایسے مخلص لوگوں کی جماعتیں تیار ہو رہی ہیں۔ جو اب دن رات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔

بے شک یہ نتائج خوشکن ہیں۔ اور درخت پھل رہا ہے۔ لیکن دنیا کی آبادی کے پیش نظر ہماری اس جدوجہد میں بہت زیادہ وسعت کی ضرورت ہے۔ تحریک جدید کے مبلغین کی ایک کافی تعداد ہے۔ یعنی ۷۶ مبلغین اس وقت باہر کے ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ لیکن اسکے باوجود بھی بہت سے ملک ایسے پڑے ہیں۔ جو مبلغین سے بالکل خالی ہیں۔ اور بعض ملکوں میں صرف ایک مبلغ پر اکتفا کرنا پڑا ہے۔ پھر صرف مبلغین کا بھجوا دیا جانا کافی نہیں۔ گویا بادو دے کم بغیر فوج بیکار ہے۔ مبلغین کو لٹریچر کا مہیا کیا جانا ضروری ہے تبلیغی لیکچر کرنے کے لئے ہال کرایہ پر لینے پڑتے ہیں۔ ایک شہر سے دوسرے شہر جانے کے لئے سفر خرچ کی ضرورت ہے۔

حال ہی میں تحریک جدید کے مبلغین کے بارے میں ایک اور ضروری قدم اٹھایا گیا ہے۔ ہمارے مبلغین سالہا سال سے بغیر اہل و عیال غیر ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ انکی زندگی کی ضروریات کے پیش نظر کچھ عرصے کے بعد ایک دو سال کے لئے مبلغ کو واپس بلایا جانا ضروری ہے۔ لیکن فی الحال تحریک جدید کے پاس فوری طور پر ان کے قائمقام تیار نہیں اور ملک کو خالی چھوڑ دینا بھی تبلیغی مصلحت کے خلاف ہے۔ اسلئے تحریک جدید نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جس جس جگہ ممکن ہو سکے۔ مبلغین کی بیویوں کو ساتھ بھجوایا جائے۔ اس پروگرام کی تکمیل کے لئے ایک کثیر رقم کی ضرورت ہے۔ اور اس سے تحریک جدید کے بجٹ پر ایک غیر معمولی بوجھ پڑا ہے۔

غرضیکہ تحریک جدید کے قائم شدہ مشنوں کو مضبوط کرنے کے لئے خالی ممالک میں نئے مبلغ بھجوانے کے لئے اور مبلغین کے متعلق مندرجہ بالا پروگرام کی تکمیل کے لئے تحریک جدید کو حقیقت میں لاکھوں نہیں کروڑوں روپوں کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے مخلص بھائی اپنے وعدوں کو جلد سے جلد ادا فرما دیں۔ بلکہ جسقدر ممکن ہو سکے اضافہ کے ساتھ اپنے وعدوں کو ادا کریں۔ اور کوشش فرمائیں کہ کسی دوست کے ذمے کوئی بقایا نہ رہے

تحریک جدید کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان نوجوانوں کے لئے جو تحریک جدید میں شامل نہیں۔ دفتر دوم کا اجرا فرمایا تھا۔ افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ نوجوانوں نے اپنے اس اہم فرض کی طرف اس قدر توجہ نہیں فرمائی۔ جس قدر اس طرف توجہ کی ضرورت تھی۔ ہر جماعت میں ابھی کافی تعداد ایسے نوجوانوں کی ہے۔ جو تحریک جدید میں شامل نہیں۔

تحریک جدید میں شمولیت کی شرائط کو نہایت آسان کر دیا گیا ہے۔ کسی سال کا بقایا ادا کرنے کی شرط نہیں جس سال کوئی شامل ہو وہی پہلا سال شمار ہوگا۔ صرف پانچ روپے کی رقم سے حصہ لیا جا سکتا ہے۔ ایسی آسان شرائط کے باوجود جو نوجوان آگے نہیں بڑھتا اور تحریک جدید میں حصہ نہیں لیتا۔ اسکی وجہ سوائے شامتِ اعمال کے اور کیا ہو سکتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتر دوم کی مضبوطی کا کام خدام الاحمدیہ کے سپرد فرمایا ہے۔ بلکہ بطور امتحان خدام کے سپرد فرمایا ہے۔ اسکے لئے جملہ مجالس کو سر توڑ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہر خادم تحریک جدید میں شامل ہو اور جو شامل ہو وہ اپنے وعدے کو جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ سلسلہ کے لئے وعدہ اسی صورت میں مفید ہو سکتا ہے جبکہ وہ جلد پورا کر دیا جائے

تحریک جدید کے مالی مطالبات (بقیہ صفحہ ۹)

تحریک جدید اس وقت ایسے دور میں سے گذر رہی ہے۔ کہ ذرا سی بھی سستی کا یہ نتیجہ ہو سکتا ہے۔ کہ تحریک جدید کسی ملک میں سالہا سال کے کام کو مجبوراً مالی تنگی کی وجہ سے بند کر دے۔ کیا آپ اس کے لئے تیار ہیں؟۔ اگر نہیں تو اپنے وعدے کو اضافے کے ساتھ فوراً ادا کر کے اس فرض سے سبکدوش ہو جائیں۔ اگر ادا کر چکے ہیں۔ تو اپنی بیوی۔ بچے۔ بہن بھائی ہمسایہ اور دوست کو تحریک کریں۔ کہ وہ اپنے وعدوں کو بغیر مزید تحریک کے جلدی ادا کریں۔ اور اگر وہ تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہیں۔ تو اس وقت دم نہ لیں۔ جب تک وہ شامل نہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس امتحان میں کامیاب کرے

بقیہ لیڈر (صفحہ ۳)

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب دوبارہ خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ تو اس وقت نہ صرف یہ ہوگا۔ کہ دنیا مادی ترقی میں معراج پر ہوگی۔ جو تبلیغ اسلام کے لئے استعمال کی جائے گی۔ بلکہ آسمان سے بھی رحمتوں کی بارش ہوگی۔ یعنی تبلیغ اسلام کے جہاد میں اللہ تعالیٰ براہ راست خلیفۂ وقت کی رہنمائی کرے گا۔ بے شک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا پیغام آپ جو الفضل میں پڑھ رہے ہیں۔ اور ۳۰ ستمبر کے جلسہ "یوم تحریک جدید" کو سنیں گے۔ یہ آپ ہی کا پیغام ہے۔ لیکن آپ اس کے لفظ لفظ سے یقیناً یہ محسوس کریں گے کہ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود

طلبہ جامعہ احمدیہ کیلئے دو ضروری اعلان

(۱) موسمی تعطیلات کے بعد جامعہ احمدیہ یکم ستمبر کو صبح آٹھ بجے کھل رہا ہے۔ تمام طلبہ کی بروقت حاضری لازمی ہے۔ غیر حاضر طالب علم کو ایک روپیہ جرمانہ کی سزا ہوگی۔ اور اس کی پڑھائی کا ہرج مزید برآں ہے

(۲) کمی بجٹ کے باعث جن طلبہ کو پہلے وظائف نہیں دیئے جا سکے یا کم دیئے گئے تھے وہ بھی اطمینان سے بروقت حاضر ہو جائیں۔ انشاء اللہ ان کے وظائف کا انتظام ہو جائے گا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر انجمن کو بھی اس بارے میں ارشاد فرمایا ہے اور جن جماعتوں میں چندہ وظائف کے لئے بعض اساتذہ تشریف لے گئے تھے۔ انہوں نے بھی دل کھول کر تعاون فرمایا ہے۔ اس سے اس سال طلبا کو بے فکر ہو کر پڑھنے کا موقعہ مل گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ چندہ دہندہ احباب اور جماعتوں کو جزائے خیر دے آمین

ابو العطاء جالندھری جامعہ احمدیہ

"جماعت احمدیہ کے ذریعہ غلبہ اسلام" (بقیہ صفحہ ۸)

ری مراد مرزا منور احمد صاحب مرحوم سے ہے۔ مشن کا کام پانچ حلقوں میں تقسیم ہے۔ پہلے حلقہ کا مرکز نیویارک۔ دوسرے کا پٹس برگ۔ تیسرے کا نام شکاگو اور چوتھے کا سینٹ لوئیس ہے۔ رئیس التبلیغ کا صدر مقام واشنگٹن ہے جو پانچویں حلقہ کا مرکز بھی ہے۔ جماعت کی تنظیم کے لحاظ سے کل ۱۹ مراکز ہیں۔ امریکن احمدی خدا تعالیٰ کے فضل سے اخلاص میں بڑھ رہے ہیں۔ ان میں باقاعدہ چندہ عام دینے والوں کے علاوہ موصیوں کی بھی خاصی تعداد ہے

امسال ماہ رمضان کی رپورٹوں سے یہ معلوم کر کے از حد خوشی ہوتی تھی کہ کس طرح اس مغربی انتہائی مادی ماحول میں ہمارے احباب اور بہنیں باقاعدہ روزے رکھ رہے ہیں ایک امریکن واقف زندگی نوجوان مرکز میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور ایک اور کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنے کی اجازت مرحمت فرمادی ہے۔ جماعت امریکہ کی درخواست پیش نظر حضور کی شدید خواہش ہے کہ وہاں تبلیغ کے کام کو وسعت دی جائے۔ وکالت تبشیر نے اس کیلئے پروگرام تجویز کیا ہے اور خدا تعالیٰ نے توفیق بخشی تو ایک سال کے اندر ہی اس سلسلہ میں اقدام کیا جا سکے گا۔

یہ سرہ حال ہی میں امریکہ انگلستان سپین جرمنی۔ ایران وغیرہ میں شائع ہونے والے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو معرکۃ الآرا مضامین کے ذکر کے بغیر نامکمل رہے گا۔ میری مراد مضامین

Communism and Democracy

(کمیونزم اینڈ ڈیماکریسی) نمبر I و نمبر II کے نام سے شائع ہوئے ہیں ان ممالک کے تمام مخالفین کے ہاتھوں میں پہنچے ہیں اور بڑا وسیع اثر پیدا کیا ہے جس کی تفصیل کے بیان کیلئے شاید کوئی دوسرا موقعہ مناسب ہوگا

اس نقشۂ عالم پر طائرانہ نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ احمدیت خدا کے فضل سے اکناف عالم میں پہنچ چکی ہے۔ عیسائیت کا جارحانہ اقدام رک چکا ہے اور وہ اس الٰہی سلسلہ کے مجاہدین کے مقابلہ میں مدافعانہ پہلو اختیار کئے ہوئے ہے۔ ہر جگہ اسلام کی اس فعال جماعت کا خدا کے فضل سے رعب قائم ہے۔ غیر احمدی بھی یہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر دنیا میں مسلمانوں میں سے کوئی جماعت کام کر رہی ہے تو وہ احمدیہ جماعت ہے۔ لیکن آتش حسد انہیں اس کے اقرار سے روکتی ہے۔ جماعت احمدیہ کو بجا طور پر اپنی غیر ممالک میں تبلیغی مساعی پر فخر ہے۔ لیکن ابھی ایک بڑا حصہ ایسا ہے۔ جس نے عملی طور پر اس ذمہ داری میں شرکت کیلئے ہاتھ نہیں بڑھایا۔ تحریک جدید کے ذریعہ خدا نے بہت سی پیاسی قوموں کی پکار کو سنا۔ لیکن ابھی اکناف عالم سے اٹھنے والی متعدد التجائیں ہیں جن کا جواب اثبات میں نہیں دیا جا سکا۔ اقوام عالم کا موعود برکت دہندہ اسیروں کا رستگار رہا ہے کہ کسی کو مایوس نہ کرے۔ اس کے قدم تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ ہمارا انصاری الی اللہ کہتے ہوئے آگے بڑھتا جا رہا ہے خوش نصیب ہیں وہ جو نحن انصار اللہ کہتے ہوئے اس کے پیچھے ہو لیں

بیکاری کی عادت ترک کرو

"میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ محنت کی عادت ڈالو بیکاری کی عادت کو ترک کرو۔ فضول مجلسیں بنا کر گپیں ہانکنا اور بکواس کرنا چھوڑ دو۔ حقہ اور دیگر ایسی لغو عادتوں میں وقت ضائع نہ کرو اور کوشش کرو کہ زیادہ سے زیادہ کام کر سکو۔"

"بیکاری ایک لعنت ہے اسے جس قدر جلد دور کر سکتے ہو دور کرو اور یاد رکھو جب تک بیکاری دور نہیں ہوگی۔ جماعت میں صحیح اخلاق پیدا نہیں ہو سکتے۔"

تحریک جدید میں شمولیت کی اہمیت

"گو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہوگا مگر جو شخص شامل ہونے کی اہمیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا۔ کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا۔ . . . . . . میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آئے گا۔ اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا۔ اس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

پھر حضور فرماتے ہیں:۔

"ہم تو جب بھی کوئی بات کہیں گے۔ محبت اور پیار سے ہی کہیں گے۔ اور اگر اس سے کوئی یہ استدلال کرتا ہے کہ حکم نہیں تو اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے احکام دینا نہ تو ہمارے اختیار میں ہے۔ اور نہ ہی ہم ایسے احکام کے نفاذ کی طاقت رکھتے ہیں اور ایسے لوگ جو حکم تلاش کرتے ہیں۔ وہ اس جماعت میں داخلہ سے کوئی فائدہ بھی حاصل نہیں کر سکتے"۔

درخواست دعا

میرا عزیز لڑکا خورشید احمد بعارضہ میعادی بخار سانگلہ ہل میں سخت بیمار ہے۔ احباب بجہ صحت کاملہ عاجلہ کے لئے حضوصیت سے دعا فرمائیں۔ محمد صدیق کاتب اخبار الفضل

جامعہ احمدیہ کے طلبہ مولوی فاضل کا شاندار نتیجہ

اس سال مولوی فاضل کے پرچے غیر معمولی طور پر سخت آئے تھے۔ اور ان میں متعدد غلطیاں تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ دو صد طلبہ میں سے صرف پچپن ۵۵ طالب علم کامیاب ہوئے ہیں گویا اس طرح سے یونیورسٹی کے نتیجہ کی اوسط قریباً اٹھائیس فیصدی ہے۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ احمد نگر کے طلبہ مولوی فاضل کا نتیجہ نہایت خوشکن ہے۔ جامعہ کی طرف سے اکیس ۲۱ طالب علم امتحان شریک ہوئے تھے۔ جن میں سے پندرہ طالب علم کامیاب ہوئے ہیں۔ نتیجہ ۷۱ فی صدی سے بھی زائد رہا۔ ان طلبہ میں سے مرزا مشتاق احمد صاحب ناصر ۴۶۲ نمبر حاصل کر کے یونیورسٹی میں دوم آئے ہیں۔ جامعہ احمدیہ کے باقاعدہ کامیاب پندرہ امیدواروں کے علاوہ پانچ اور احمدی طالب علم مولوی فاضل کے امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اور یہ سب بھی ایسے ہی ہیں۔ جنہوں نے ایک عرصہ تک جامعہ احمدیہ سے استفادہ کیا ہے۔ اس طرح گویا یونیورسٹی کے پچپن کامیاب مولوی فاضلوں میں سے بیس ۲۰ احمدی مولوی فاضل ہیں۔ اور یہ سارے درحقیقت جامعہ احمدیہ کے طالب علم ہیں۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان تمام طلبہ کو دین اسلام کی خدمت کی توفیق بخشے۔ اور اپنے فضل سے پیش از پیش ترقیات عطا فرمائے۔ آمین نتیجہ حسب ذیل ہے۔

نام طالب علم	حاصل کردہ نمبر	نام طالب علم	حاصل کردہ نمبر
(۱) مرزا مشتاق احمد صاحب ناصر	۴۶۲	(۹) رحمت اللہ صاحب افغان	۳۶۱
(۲) محمد صدیق صاحب ننگلی	۴۱۲	(۱۰) سعید احمد صاحب اطہر	۳۶۰
(۳) عبد الرحیم صاحب نیر	۴۰۰	(۱۱) نور الحق صاحب تنویر	۳۵۵
(۴) محمود احمد صاحب معتبر	۳۹۶	(۱۲) مرزا حفیظ احمد صاحب	۳۴۹
(۵) سعید احمد صاحب سہگل	۳۹۶	(۱۳) برکت اللہ صاحب محمود ۳۴۲ (۱۴) عبد اللطیف صاحب انور	۳۲۹
(۶) نور احمد صاحب نیر	۳۷۸	(۱۵) نذیر احمد صاحب طاہر بھٹوالی	۲۸۶
(۷) قاضی عزیز احمد صاحب ناصر	۳۶۳	(۱۶) فضل عمر صاحب ۳۲۹ (۱۷) بشیر الدین احمد صاحب	۳۲۶
(۸) ملک خلیل احمد خان صاحب اختر	۳۶۱	(۱۸) راجہ محمد اکبر صاحب ۳۲۰ (۱۹) عبد السلام صاحب ظافر	۳۲۹
		(۲۰) منور احمد صاحب سیالکوٹی	۳۵۲

(ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

قیمت اخبار جلد سے جلد

بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں

جن احباب کی قیمت اخبار ستمبر ۱۹۵۱ء میں ختم ہے۔ اُن کی فہرست اخبار الفضل مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۵۱ء میں چھپ چکی ہے۔

بعض احباب کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر آنی شروع ہو گئی ہے۔ بعض احباب ابھی بھجوانے کی فکر اور کوشش میں ہیں جو احباب وی پی کی انتظار میں ہوں ان کی خدمت میں عرض ہے کہ وی پی کی انتظار نہ کریں قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں اگر وقت کے اندر اندر ان کی طرف سے قیمت نہ آئی تو پرچہ ان کی خدمت میں تا وصولی قیمت نہیں بھجوایا جا سکے گا وی پی کے ذریعہ قیمت دیر سے ملتی ہے بعض دفعہ دیر کا عرصہ سال کا بھی ہوتا ہے ڈاک خانہ میں چالیس ۴۰ چھیالیس ۴۶ وی پی کی رقم ۱۹۴۶ء سے پھنسی ہوئی ہے۔

(منیجر)

تحریک جدید کا علمی اور صنعتی ادارہ

فضلِ عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

از مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب بی۔ایس سی (انجینئرنگ) ڈائرکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ جماعت احمدیہ کا ایک سائنٹیفک محاذ ہے۔ جس کے ذریعہ سے ایسے ماہرین تیار کئے جاتے ہیں۔ جو علمائے دین کے دوش بدوش علوم جدیدہ کی روشنی میں اسلام کی صداقت اور فضیلت ثابت کر سکیں:۔

اللہ تعالیٰ نے جب تحریک جدید کی بنیاد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ذریعہ ڈالی تو جماعت احمدیہ پر نہ صرف تنظیمی اور تربیتی برکات کا نزول فرمایا۔ بلکہ اشاعت دین کے کام میں بھی ایک بڑی وسعت عطا فرماوی۔ چنانچہ مئی ۱۹۴۴ء میں حضور نے جماعت میں عملی لحاظ سے ایک سائنٹیفک محاذ بھی قائم فرمایا۔ جس میں علوم جدیدہ کے ماہرین علماء دین کے دوش بدوش حقانیت اسلام ثابت کرنے کے لئے تیار کئے جانے مقصود تھے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی مدنظر تھا۔ کہ اس ذریعہ سے دنیاوی علوم کو مالی استحکام کا ذریعہ بنایا جائے۔ ایسی صنعتیں قائم کی جائیں۔ جن کے منافع سے تبلیغی ضروریات پوری کی جا سکیں اس مقصد کے لئے جماعت کو تجربہ کار کارکنوں کی ضرورت تھی۔ چنانچہ ابتداً یہی پروگرام بنایا گیا۔ کہ متعدد طلباء کو خاص خاص علوم میں اعلیٰ تعلیم اور ٹریننگ دلوائی جائے۔ مگر ساتھ ہی ایک ریسرچ لیبارٹری بھی تعمیر کی گئی۔ جس میں کیمیاوی تحقیق کے لئے بیش قیمت سامان مہیا کیا گیا۔ اسی طرح ایک اعلیٰ درجہ کی لائبریری بھی وجود میں آئی۔ اور ایک تجرباتی فارم بھی تیار کیا گیا۔ اس ابتدائی کام میں کئی لاکھ روپے صرف ہوئے۔ جس میں اس مشینری کا خرچ بھی شامل ہے جو صنعت کے قیام کے لئے منگوائی گئی تھی۔ ابھی یہ ابتدائی کام بمشکل سرانجام پا سکا تھا۔ کہ ہندوستان کی تقسیم کا سوال پیدا ہو گیا۔ تاہم ابتداً میں خاصا کام شروع ہو گیا تھا۔ اس وقت ہمارے دو کارکن تحقیق میں مشغول تھے۔ اور متعدد طلباء اندرون ملک اور بیرونی ممالک میں تعلیم پانے لگے تھے۔ قادیان میں تعلیم الاسلام کالج کے نشوونما میں بھی انسٹی ٹیوٹ کی مساعی کو کافی دخل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ابتدائی تجربہ عطا کر کے ایک نئی تقدیر کا آغاز کر دیا۔ اسلام کے نام لیواؤں کے لئے ایک سیاسی مرکز ... گیا۔ اور احمدیت کے لئے نیا مرکز پاکستان میں ربوہ کے مقام پر ... بن گیا۔ قادیان سے جبری ہجرت میں دوسرے نقصانات کے علاوہ مالی لحاظ سے سخت دھکا لگا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی تربیت کردہ جماعت کو پھر سے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی توفیق دی۔ سخت مشکلات کے دور سے گذرتے ہوئے ہماری مساعی میں اللہ تعالیٰ نے برکت عطا کی۔ اور ہمارے ادارے پھر سے کام کرنے لگے۔

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کو حکومت نے ایک فیکٹری لاہور میں الاٹ کی۔ مگر ایسی حالت میں کہ تقریباً تمام سامان اس جگہ سے نکالا جا چکا تھا۔ اور چند بالکل بیکار سی اشیاء وہاں پڑی تھیں۔ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت کے جاں نثار سپاہیوں نے سخت تنگی کے باوجود سہارا دیا۔ چنانچہ سب سے پہلے اس میں صنعتی شعبہ قائم کیا گیا۔ جو فائن کیمیکلز بنانے کا کام اب تک کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت پاکستان کے استحکام کے لئے متعدد مشاورتی بورڈز میں حصہ لیا گیا۔ نیز پاکستان کے معدنی ذرائع کی ترقی میں بھی حصہ لیا گیا۔ اس ضمن میں ایک سکیم کے ماتحت بلوچستان میں گندھک کو قابل استعمال بنانے کے تجربات بھی کئے گئے۔ پاکستان کے ابتدائی دور میں جو کیمیکلز کا قحط نمودار ہوا تھا۔ اسے دور کرنے میں بھی حصہ لیا گیا۔ کس مپرسی کی حالت میں یہ تمام کام کافی ہمت اور محنت سے سرانجام ہوئے ہماری لائبریری از سر نو آراستہ ہوئی۔ اور بڑی کاوش کے نتیجہ میں پاکستان کی صف اوّل کی ٹیکنیکل لائبریری بن گئی۔ کتابوں کے اس قیمتی ذخیرہ میں بہت سی نایاب کتب بھی ہیں۔ علمی حلقوں میں اس محنت کی داد دی جانے لگی۔

۱۹۵۰ء کے آخر میں خاکسار راقم اور برادرم ناصر محمد صاحب سیال امریکہ اور انگلستان میں چار سال اعلیٰ تعلیم اور ٹریننگ کے بعد پاکستان پہنچے۔ یعنی ۱۹۴۸ء میں ایک اور دوست مکرم پیر معین الدین صاحب بھی انگلستان سے واپس آ گئے۔ اس وقت انسٹی ٹیوٹ میں پانچ کارکن کام کر رہے ہیں۔ جو اعلیٰ تعلیم اور ٹریننگ حاصل کر چکے ہیں۔ ہمارے انسٹی ٹیوٹ سے تین ایم اے اور ایم۔ ایس سی کارکن تعلیم الاسلام کالج کے اساتذہ میں شامل ہوئے ہیں۔ اور ایک ایم۔ ایس۔ سی ٹیکنالوجی صنعت میں دیئے گئے ہیں۔ ان حقائق سے یہ اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ کہ انسٹی ٹیوٹ نے سلسلہ کی علمی ترقی میں کس قدر حصہ لیا ہے۔ اب بھی انسٹی ٹیوٹ کے پروگرام کے ماتحت طلباء اعلیٰ تعلیم پا رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا یہ علمی شغف دوست و دشمن کی طرف سے تعریف کا باعث بن رہا ہے۔

انسٹی ٹیوٹ کے قیام سے ایک اور اہم کام جو شروع کیا گیا۔ وہ مجلس "مذہب و سائنس" کے شعبہ کے ماتحت تھا۔ اس شعبہ کے ماتحت علمی تقاریر اور نقد و نظر کا سلسلہ قائم ہوا۔ جس میں مذہب اور علوم جدیدہ کے سرحدی مسائل اور عام دلچسپی کے مسائل پر روشنی ڈالی گئی۔ خود سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات گرامی نے ان جلسوں میں شرکت فرمائی۔ سائنس اور مذہب کے موضوع پر ببلیوگرافیاں تیار کی گئیں۔ قادیان میں کام شروع ہوا۔ اور پاکستان میں بھی ایک ... جاری رہا۔ سائنس کے موضوع پر پاپولر یعنی عام فہم تقاریر کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ یہ تمام کام جو "مذہب و سائنس" سے تعلق رکھتا ہے۔ بڑا ہی مہتم بالشان کام ہے۔ اور جماعت احمدیہ جیسی اولو العزم جماعت کے فرائض کا ایک لازمی حصہ ہے۔

علمی کاموں کے ساتھ ساتھ مالی فارغ البالی انسٹی ٹیوٹ کے پروگرام میں شامل ہے۔ یورپ و امریکہ میں جہاں عیسائیت کی ترویج و اشاعت میں کروڑ پتی لوگ کثرت سے اعانت کرتے ہیں۔ ہماری غریب جماعت خواہ کتنی ہی جواں ہمتی سے کام لے مالی مقدار میں مقابلہ نہیں کر سکتی مگر ہماری جماعت کے سوا عیسائیت کا پورا مقابلہ کرنے والا بھی کوئی نہیں۔ پس جس قدر ممکن ہو ذرائع سلسلہ کی مالی حالت کی بہتری کے لئے بروئے کار آ سکیں استعمال ہونے چاہئیں چنانچہ ابتدا ہی سے جو پروگرام صنعت قائم کرنے کا تھا۔ اس پر عمل جاری رکھنے کا ارادہ ہمارے عزائم کا حصہ ہے۔ اب بھی چند صنعتی سکیمیں مدنظر ہیں۔ جن سے جماعت کی مالی حالت بہتر کرنا مقصود ہے۔ جہاں ہمارے دوستوں کی تحریک جدید میں حصہ لینے سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قائم کردہ یہ مفید ادارہ اوپر کی بیان کردہ حد تک پروان چڑھا ہے۔ آئندہ بھی ان مفید کاموں کو جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔ بلکہ آگے سے بلند معیار پر لے جانے کی ضرورت ہے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ فاستبقوا الخیرات کے رنگ میں تحریک جدید کے وعدے پورے کریں اور اسلام کے فتح نصیب جرنیل کے وفادار سپاہی ثابت ہوں۔ تحریک جدید کے چندوں کے علاوہ علم دوست اور مخیر حضرات علمی کتب اور سائنس کے سامان کو انسٹی ٹیوٹ کے لئے خرید کر بھی مدد فرما سکتے ہیں۔ یاد رکھئے آپ کا کام ایک دن یا دو دن کا نہیں۔ بلکہ آپ اس جماعت کے فرد ہیں۔ جسے اشاعت اسلام کے لئے ہمیشہ ہمیش کے لئے چن لیا گیا ہے۔ آج بڑی بڑی اسلامی سلطنتیں اس بنیادی کام سے محروم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں جماعت احمدیہ کا مقام بادشاہوں کے مقام سے کہیں بلند تر ہے۔ کہ ان کے کام سے دنیا بھر کی فلاح و بہبودی اور امن کی بنیاد پڑ رہی ہے۔ دنیا کا امن نہ روس کے بس کی بات ہے نہ امریکہ کے بس کی بات۔ دوسری تمام طاقتیں بھی اس ضمن میں عاجز آ جائیں گی۔ دین و دنیا میں حقیقی امن اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق سے ہی ممکن ہے۔ پس حقیقی امن عالم کے آپ ہی واحد علمبردار ہیں۔ کشتی عالم کے پاسبانو! اپنی ہمتوں کو بلند کرو۔ اور اپنی کشتی کو وسیع کرو۔ کہ اب ساری دنیا کی نگاہ تمہاری طرف اٹھنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

یوم تحریک جدید ۲ تبوک ۱۳۳۰ ہش / ۲ ستمبر ۱۹۵۱ء

کو کامیاب بنانا جماعت کے جملہ نوجوانوں اور بوڑھوں ۔ مردوں ۔ اور عورتوں پر یکساں طور پر فرض ہے